Volume III
No. 2

SP. III-2-74 (E)
400

THE SENATE OF PAKISTAN DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, July 26, 1974

CONTENTS

	PAGES
Leave of absence	19
Adjournment Motion Re: Subsistence allowance to Pakistani repatriates from East Pakistan—*Not pressed*	19
Adjournment Motion Re: Repatriation of Pakistanis stranded in Nepal—*Ruled out*	22
Point of Explanation Re: Interpretation of the term "Commencement" in rule 70—*Ruling reserved.*	32
Motion Re: Enormous increase in expenditure on Civil Administration —*Withdrawn*	32
Motion Re: Failure of Cotton Export Corporation to export Surplus Cotton Crop—*Deferred*	32
Motion Re: Policy relating to supply of Atta at subsidized rates—*Talked out*	34
Motion Re: Corruption in Agriculture Bank of Pakistan—*Deferred*	65
Motion Re: Ban on Transportation of Wheat Atta—*Discussed*	67

PRINTED BY THE MANAGER, SHAMIM PUBLICATIONS LIMITED, LAHORE.
PUBLISHED BY THE MANAGER OF PUBLICATIONS, KARACHI.

Price Ps. 50

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Friday, July 26, 1974

The Senate of Pakistan met in the Senate Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at half-past five of the clock in the evening, Mr. Chairman (Mr. Habibullah Khan) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Chairman : Before we take up the business of the House, I will read out a leave application of Mir Afzal Khan :

> "I regret that I will not be able to attend the session of the Senate on the 25th and 26th July, 1974 due to the Chehlum of a friend. I request that my absence may be condoned."

Is the House prepared to grant him leave ?

Leave was granted

Mr. Chairman : So, leave is granted.

Now, we will take up adjournment motions.

Adjournment No. 4 by Khawaja Mohammad Safdar.

ADJOURNMENT MOTION *RE*: SUBSISTENCE ALLOWANCE TO PAKISTANI REPATRIATES FROM EAST PAKISTAN

Khawaja Mohammad Safdar : I beg leave of the House to move a motion for the adjournment of the business of the House to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence,

[Khawaja Mohammad Safdar]

namely, the failure of the Federal Government to continue the payment of subsistance allowance to the Pakistanis repatriated from East Pakistan as well as failure to provide them with suitable employment, has provoked a demonstration by the Pakistani repatriates from East Pakistan in Sheikhupura as reported by Nawa-e-Waqt, dated 11th July, 1974. This news, which shows complete lack of sympathy on the part of the Government, has sent a wave of resentment throughout Pakistan.

Mr. Khurshid Hasan Meer (Minister without Portfolio) : *I may be permitted to inform the honourable Member and the House that the Government has extended the stipends of relief for another period of three months because all the repatriates have not been settled, and those of them who are still in camps, they will get their allowances for another three months. As the House was informed earlier, those who are unable to support themselves are being paid monthly relief at the rate of Rs. 100/- per person subject to a maximum of Rs. 200/- per family. In addition, food rations of wheat, edible oil, dried milk powder, tea and sugar are distributed to these repatriates and a reduction of Rs. 15/- per person in relief grant subject to a maximum of Rs. 75/- per family. The relief grant and food rations were sanctioned for a period of six months from the date a family joined the relief camp. During this period, every effort is made to settle them and absorb them in the economy of the country.

The progress of rehabilitation was reviewed in a meeting of the Provincial Coordination Committee held under the Chairmanship of the Relief Minister, Punjab, and it was decided to extend the grants for a further period of three months. I think ,that should remove any difficulty which is being experienced.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میں اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ بعض خاندانوں کا یہ وظیفہ گذشتہ تین ماہ سے بند ہے - مجھے وزیر صاحب سے یہ سن کر خوشی ہوئی ہے کہ ان کے وظیفے کی معیاد میں تین ماہ کی توسیع کر دی گئی ہے - پہلے یہ وظیفہ صرف چھ ماہ کے لئے تھا - مجھے دلی مسرت ہوئی ہے - لیکن بعض خاندان جن کو یہاں آئے ہوئے ۹ ماہ سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے ، ان کی مشکلات میں یہ تین ماہ کا وظیفہ کچھ کمی تو ضرور کرے گا لیکن ابھی تک وہ ، جیسا کہ خود وزیر صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ ان میں سے بعض خاندان ایسے ہیں جن کے روزگار کا کوئی انتظام نہیں ہو سکا - اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ تین ماہ کا عرصہ کم ہے اور جب تک کہ ہمارے ان بھائیوں کے روزگار کا کوئی بندوبست نہیں ہو جاتا اور جو لوگ یا جو افسر یا جو عملہ ، یا جو محکمہ آن کی آبادکاری کے لئے مقرر ہے وہ جب تک کوئی روزگار کا انتظام نہیں کر دیتا ، اس وقت تک ان کا یہ وظیفہ جاری رہنا چاہیئے - البتہ وہ لوگ جو جان بوجھ کر کام نہیں کرتے ان کے لئے

*Speech not corrected by the honourable Minister.

میں سمجھتا ہوں کہ کسی قسم کی رعایت نہیں ہونی چاہیئے - دوسری بات جو کہ میں محترم وزیر صاحب کی خدمت میں یا آن کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ جیسا کہ انہوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ دو سو روپیہ ماہوار ایک خاندان کو بطور وظیفہ دیا جاتا ہے اور اگر اکیلا آدمی ہو تو اس کو ایک سو روپیہ ماہوار ، اور اس کے علاوہ اس کو راشن وغیرہ بھی دیا جاتا ہے تو یہ راشن ''علاوہ'' نہیں ہے - جہاں تک مجھے معلوم ہے ، بلکہ میں وثوق سے کہتا ہوں کہ ان کو یہ کہا گیا تھا اگر آپ راشن لینا چاہتے ہیں تو آپ کو ۹۰ روپے ۲۰۰ روپے میں سے منہا کرانا ہوں گے یعنی ایک خاندان کے لئے صرف ایک سو دس روپے ماہوار ملیں گے -

جناب خورشید حسن میر : جناب والا ! میں نے ابھی عرض کیا ہے کہ پندرہ روپے اگر ایک آدمی ہو تو اس کے وظیفے سے منہا کیے جاتے ہیں اور کتنا بھی بڑا خاندان ہو اس کے وظیفے سے زیادہ سے زیادہ پچھتر منہا کیے جاتے ہیں -

خواجہ محمد صفدر : ۲۰۰ روپے میں سے یہ رقم منہا کر دی جاتی ہے ، یعنی اس راشن - ''فری راشن'' کی قیمت کے طور پر - - - -

جناب خورشید حسن میر : ۱۵ روپے ایک آدمی کے لئے ہیں -

خواجہ محمد صفدر : اگرچہ میں مانتا ہوں کہ ۱۵ روپے کے عوض راشن ان کو مل رہا ہے اور ان کو سستے نرخوں پر راشن مل رہا ہے لیکن اس کے باوجود ایک بہت بڑی ذمہ داری اس قوم اور اس حکومت پر عائد ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ان بھائیوں کو جو اپنا سب کچھ لٹا کر اس قوم کی خاطر ، اس ملت کی خاطر ، پاکستانی کہلانے کی خاطر یہاں تشریف لائے ہیں ، ان کی فراخدلی کے ساتھ مدد کرنی چاہیئے - پبلک اداروں کو چاہیئے کہ ان کی امداد کریں - اگر پبلک ادارے نہیں کرتے تو حکومت کے سوا پھر ان کی کوئی مدد کرنے والا نہیں ہو سکتا - اس لئے میں وزیر متعلقہ کی خدمت میں نہایت دردمندی سے اور پرزور الفاظ میں دردمندانہ درخواست کروں گا کہ از راہ کرم اس امر کی طرف غور کریں - آج مہنگائی کے زمانے میں جناب آپ جانتے ہیں کہ بنگالی خاندان کے افراد کی تعداد قدرے زیادہ ہوتی ہے - دس بارہ افراد کا خاندان تو عام بات ہے - بلکہ میں ایک سابق وزیر کو جانتا ہوں - خبر نہیں کہ وہ آج کل کہاں ہیں - اکیس بائیس بچے تھے ان کے صرف - خاندان کے افراد کی تعداد وہاں زیادہ ہے - اس اعتبار سے ۲۰۰ روپے بھی جو ان کو راشن کے لئے دیئے جاتے ہیں کم ہیں - بہر حال مہنگائی کے زمانے میں اس صورت حال کے پیش نظر میں درخواست کروں گا کہ اس امدادی رقم پر نظر ثانی کی جائے اور اس کی مقدار میں

[Khawaja Mohammad Safdar]

اضافہ کیا جائے تاکہ ان کی مشکلات میں کمی ہو اور وہ بھیک مانگنے پر مجبور نہ ہوں - اگر مشرق پاکستان سے آئے ہوئے پاکستانی بھیک مانگنے پر مجبور ہو جائیں تو یہ بات میرے لئے دکھ اور تکلیف کا باعث ہوگی - شکریہ جناب والا ! آپ کا - اس کے بعد میں پریس نہیں کروں گا -

جناب خورشید حسن میر :* جناب والا ! میں عرض کروں گا کہ ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ہے جو آپ کے نوٹس میں آیا ہو اور نہ ہی پریس میں آیا ہے کہ ان کو بھیک مانگنے کی نوبت آئی ہو - جو کچھ بھی ان کا اہتمام کیا گیا ہے وہ پاکستان کے عام غریب آدمی سے بہتر کیا گیا ہے - جناب والا ! ان کی یہ بات درست نہیں ہے کہ ان میں بیشتر اب تک Settle نہیں ہوئے ہیں - میں جناب والا ! عرض کروں گا کہ بیشتر ان میں سے Settle ہو گئے ہیں - مثلاً راولپنڈی میں یہاں کے بارے میں اس لئے بھی زیادہ جانتا ہوں کہ میری بیوی یہاں کام کرتی ہیں اور اس کام کے سلسلے میں لوگ ان سے تعاون کرتے ہیں - اکثر و بیشتر لوگ Settle کر دیئے گئے ہیں - لوگوں نے بیکار لوگوں کے لئے ملازمتیں تلاش کرنے میں حصہ لیا ہے - ایسے اشخاص ہمارے معاشرے میں ہیں جو اس سلسلے میں مدد کرتے ہیں - مگر جناب والا ! دوسری جماعتوں کو بھی اس سلسلے میں مدد کرنی چاہیئے - یہ اچھی بات ہوگی - بہر حال یہ کام کافی خوش اسلوبی سے نپٹ رہا ہے - ہمارے ہاں آپ جانتے ہیں کہ مسئلہ آباد کاری کا یہ ہے کہ روزگار مہیا کیا جائے - ملک میں پہلے ہی کافی بیروزگاری ہے - اس کے باوجود اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کو اپنی معیشت میں absorb کر لینا حکومت کی کامیابی کی دلیل ہے - میں یقین دلاتا ہوں کہ حکومت سے جو کچھ بھی امداد ہو سکتی ہے ان حضرات کی سہولت کے لیے کر رہی ہے -

Mr. Chairman : I think, that should satisfy you. Do you want to withdraw it ?

Khawaja Mohammad Safdar : Yes, Sir, I don't want to press it.

Mr. Chairman : It is not pressed. Now, Adjournment Motion No. 5. Yes, Khawaja Sahib.

ADJOURNMENT MOTION *RE*: REPATRIATION OF PAKISTANIS STRANDED IN NEPAL

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg leave of the House to move a motion for the adjournment of the business of the House to

---

*Speech not corrected by the honourable Minister.

discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely, the failure of the Federal Government to repatriate about two thousands Pakistanis stranded in Nepal. These Pakistanis are forced to sell their blood to earn a livilihood as the Federal Government has miserably failed to give them any help. The five rupees per week allowance allowed to them by the Pakistan Government through Pakistan Embassay in Nepal has been stopped since 1st of July. This news published in the Daily Nawa-e-Waqt of 10th July, 1974 has caused grave resentment against the Government for its callous treatment of the Pakistan Nationals.

Mr. Khurshid Hasan Meer :* Sir, I would like to inform the Honourable Members of the House of the actual facts. No less than 11701 persons were thus brought to Pakistan from Nepal under the aegis of United Nations High Commission for Refugees who provided the transport. The last of the mercy flights arrived on 24th March, 1974. The flights were abondoned thereafter as the planes were needed for transporting Pakistanis from Bangladesh to Pakistan. All those falling in the first three approved categories and who were present in Nepal in March, 1974 were repatriated to Pakistan. At present there are 234 persons and they are awaiting their transport, and we are again requesting the United Nations High Commissioner to provide transport for them also.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میرا خیال ہے کہ محترم وزیر صاحب کی اطلاع درست نہیں ہے - اس کی وجہ یہ ہے کہ گذشتہ اجلاس کے دوران یعنی مئی میں اپوزیشن کی جانب سے ایک وفد محترم عزیز احمد صاحب ، وزیر مملکت ، کی خدمت میں حاضر ہوا - ان کی خدمت میں ان لوگوں کی مشکلات پیش کی گئیں - انھوں نے ارشاد فرمایا تھا کہ یہ لوگ جو وہاں ہیں وہ ان کی مشکلات سے آگاہ ہیں - ان کا خیال تھا کہ اس مسئلے کو حل کرنے میں وقت لگے گا - ابھی وزیراعظم صاحب نے ڈھاکہ جانا ہے - وہاں یہ مسئلہ اٹھایا جائے گا تو پھر اس مسئلہ کو اٹھایا جانا مناسب ہوگا - جو کچھ بھی انھوں نے ارشاد فرمایا درست ہوگا - بہر حال ہم نے ان سے منت کی کہ بھائی دو ہزار پاکستانیوں کو یہاں لانے کا بندوبست کیا جائے - دو مملکتوں کے درمیان فیصلے ہوتے رہیں گے - اس عرصے میں وہ بے چارے مارے جائیں گے - جو فیصلہ ہوگا اس کے بعد دیکھا جائے گا - ان کو فوری طور پر پاکستان لایا جائے - لیکن انھوں نے معذوری ظاہر کی کہ وہ ابھی کچھ نہیں کر سکتے جب تک وزیراعظم بنگلہ دیش ، نام نہاد بنگلہ دیش سے واپس نہیں آ جائیں گے یعنی وہاں سے ہوکر واپس نہیں آ جاتے تب تک اس مسئلہ کے متعلق کچھ نہیں کیا جا سکتا تو اس لئے وزیر صاحب کا یہ کہنا کہ نیپال میں چار سو یا سوا چار سو افراد ہیں ، درست نہیں ہے -

*Speech not corrected by the honourable Minister.

ایک معزز رکن : ۲۳۴ افراد انہوں نے کہا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر : ہاں ۲۳۴ افراد ۔ یہ درست نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین : آپ تو فرماتے ہیں کہ مئی میں ہوا تھا ۔۔۔۔۔۔

خواجہ محمد صفدر : جی ہاں ۔ وزیر صاحب کہتے ہیں کہ مارچ تک یہ پاکستانی کھٹمنڈو پہنچ گئے تھے ۔ باقی کا اس وقت تک وزیرمملکت ، برائے امور خارجہ کو زیادہ علم ہوگا ۔

جناب چیئرمین : انہوں نے کہا ہے کہ دو ہزار افراد ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر : انہوں نے کہا ہے کہ دو ہزار ۔ پہلے انہوں نے کہا تھا کہ دو ہزار اور ڈھائی ہزار کے درمیان ہیں ۔

جناب خورشید حسن میر : جناب والا ! میں عرض کرتا ہوں ۔

خواجہ محمد صفدر : میں بھی اس وفد میں شامل تھا ۔

(مداخلت)

جناب خورشید حسن میر :* جناب والا ! confusion ہوگیا ہے ۔ میں واضح کرتا ہوں ۔ جن لوگوں کے متعلق وزیر مملکت سے بات کی ہے ، ان کا حوالہ ان حضرات کی طرف ہوگا جو approved category میں نہیں آتے ۔ جناب والا ! آپ سب کو معلوم ہے کہ باقاعدہ طور پر agreement ہوا ہے کہ کون سی category کے لوگ پاکستان میں تشریف لائیں گے ۔ اس category کے تحت یکم مارچ تک سب آ گئے ہیں ۔ اس کے بعد اس category میں cover ہونے والے ۲۳۴ افراد ہیں جو نیپال میں موجود ہیں ۔ اگر وہ اپنے خرچ پر تشریف لائیں تو ٹھیک ہے ورنہ ملکی خرچ پر آنے کے لئے یو این کمیشن کے جہاز کا انتظار کرنا ہوگا اور باقی جو لوگ اس category کے علاوہ ہیں ۔ جو دو ہزار کے قریب وہاں پہنچ گئے ہیں یہ سلسلہ بھی ختم کرنا ہے ۔ اس پر میں مزید کوئی بات نہیں کہنا چاہتا ۔ نیپال کی حکومت جو بڑے دوستانہ مراسم رکھتی ہے وہ بھی اس بات کو پسند نہیں کرے گی ۔

جناب والا ! اگر اس طریقے سے متواتر لوگ وہاں سے چلے آتے رہے تو ہمارے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم ان کو سنبھال سکیں ۔ ہم جو agreement کر چکے ہیں اس کی category مقرر کر چکے ہیں ۔ اس category کے علاوہ ہم کوئی نیا دروازہ ان کو لانے کے لئے نہیں کھول سکتے ۔

*Speech not corrected by the honourable Minister.

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میں اس مسئلے پر نہایت ادب سے وزیر صاحب سے اختلاف کروں گا ۔ جو شخص اپنے آپ کو پاکستانی کہتا ہے اور یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں پاکستانی ہوں تو پاکستانی قوم اور پاکستانی گورنمنٹ کا یہ فرض ہے کہ اس کی مدد کو پہنچے ، خواہ وہ نیپال میں ہو ، خواہ وہ ایسٹ افریقہ میں ہو ، خواہ اور کسی جگہ ہو ، حکومت کا یہ فرض ہے ۔

جناب خورشید حسن میر : میں خواجہ صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ساڑھے سات کروڑ کی آبادی میں سے اگر چند کروڑ لوگ یہ کہیں کہ ہم پاکستان کے ہمدرد ہیں تو کیا خواجہ صاحب یہ فرمائیں گے کہ ساری آبادی کو ادھر لے آئیں اور وہ علاقہ بھارت کے لئے چھوڑ دیں ۔

خواجہ محمد صفدر : وہ تو آپ پہلے ہی چھوڑ آئے ہیں ۔

مفتی ظفر علی نعمانی : سر ! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں ۔ اس وقت منسٹر صاحب یہاں موجود ہیں ۔ اسمبلی میں میں نے ایک مرتبہ سوال پوچھا تھا کہ بنگلہ دیش کے وہ بنگالی جو پاکستانی ہونے کے دعویٰ دار ہیں اور پاکستان کا جھنڈا بلند کرنا چاہتے ہیں ، اگر وہ یہاں آنا چاہیں تو کیا آپ انہیں لینے کے لئے تیار ہیں ۔ آپ فائل منگوا کر دیکھ لیں ۔ اس وقت وزیر صاحب نے کہا تھا کہ ہم یقیناً لیں گے ۔ ضرور لیں گے ۔ یہ الفاظ اس وقت کہے تھے ـ ـ ـ ـ ـ ـ

Mr. Khurshid Hasan Meer : Point of order.

جناب والا ! جو دہلی agreement ہوا ہے وہ اس وقت یہاں زیر بحث نہیں ہے اور نہ وہ یہاں زیر بحث آ سکتا ہے ۔ اخباروں میں چھپ چکا ہے کہ تین category کے لوگ واپس آئیں گے ۔ باقاعدہ تین حکومتوں کے درمیان فیصلہ ہوا ہے کہ کون سے لوگ ہم لیں گے ۔ یہ جو فلسفہ عرض کر رہے ہیں ۔ یہ فلسفہ کسی صورت میں بھی نہیں ہے کہ پاکستان سے ہمدردی رکھنے والے لوگ جتنی بھی تعداد میں وہاں رہیں اتنا ہی اچھا ہے ۔ اگر وہاں کی ساری آبادی کو یہاں لے آئیں تو وہ سارا علاقہ بھارت کے لئے چھوڑ دیں ۔

مفتی ظفر علی نعمانی : جناب میں اپنی گزارش پوری نہیں کر سکا ۔

جناب چیئرمین : میں آپ کو روکتا نہیں ہوں میں آپ کو موقعہ دیتا ہوں ، یہ آپ کا حق ہے لیکن میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ بے ادبی معاف ۔ میرے سامنے اس وقت تحریک استحقاق میں جو نکتہ ہے اس سے ہم بہت دور چلے گئے ہیں کہ پاکستانی کون ہیں ، ان کو کیسے آنا چاہیئے ، کتنی تعداد

[Mr. Chairman]

میں آنا چاہیئے - وہ کیسے آئیں ، کیسے نہیں آئیں - اس مسئلے کا تحریک استحقاق سے کوئی تعلق نہیں ہے - تحریک استحقاق صرف یہ ہے کہ دو ہزار پاکستانی نیپال میں پھنسے ہوئے ہیں - جن کو واپس لانے کی گورنمنٹ ذمہ دار ہے لیکن گورنمنٹ نے اپنی ذمہ داری پوری نہیں کی - اس پر میر صاحب نے کہا ہے کہ ان کی تعداد دو ہزار نہیں ہے بلکہ ۲۳۴ لوگ وہاں باقی ہیں جن کو واپس لانے کی ذمہ داری ابھی تک گورنمنٹ نے لی ہے - لیکن خواجہ صاحب کہتے ہیں کہ وہاں دو ہزار پاکستانی ہیں - وہ کہتے ہیں کہ ۲۳۴ ہیں جن کی بابت معاہدہ ہو چکا ہے - وہ approved category میں آتے ہیں - ۲۳۴ آدمیوں کے علاوہ اور آدمیوں کی آنھوں نے ذمہ داری نہیں لی - اب تک جتنے پاکستانی ہندوستان اور بنگلہ دیش سے آئے ہیں حکومت کو ان کے ساتھ ہمدردی ہونی چاہیئے - ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیئے ، ان کی امداد کرنی چاہیئے - آنھوں نے جو کچھ کہا ہے وہ درست کہا ہے کہ ابھی نیپال میں پاکستانی موجود ہیں - لیکن ان کا اس تحریک استحقاق سے کوئی تعلق نہیں ہے - آپ اس کے لئے علیحدہ کوئی resolution لائیں - کوئی موشن لائیں یا کوئی اور طریقہ اختیار کریں - ہمیں پاکستانیوں کے ساتھ ہمدردی ہے - وہ بات بھی درست ہے اور میر صاحب بھی کب کہتے ہیں کہ ہم ان کی اعانت و امداد نہیں کرتے اب سوال صرف یہ ہے کہ صرف ... ۲ لوگ جن کا انھوں نے ذکر کیا ہے ، آنے باقی ہیں - میر صاحب کہتے ہیں کہ ۲۳۴ لوگ آنے باقی ہیں - وہ دو ہزار لوگ اس category سے باہر ہیں - آپ ان کو واپس لانے کے لئے کوئی علیحدہ resolution یا موشن لائیں - ان کا اس تحریک استحقاق سے کوئی تعلق نہیں ہے - یہ میری گزارش ہے - اگر آپ بولنا چاہتے ہیں تو آپ کو اجازت ہے -

Safdar Sahib, now do you understand that we are going beyond the purview of the motion ?

خواجہ محمد صفدر : میں نے تو کہا ہے لیکن وزیر صاحب نے جھگڑا چھیڑ دیا ہے -

جناب چیئرمین : آنھوں نے جھگڑا تو نہیں کیا - وہ تو صرف explain کر رہے تھے -

We have gone too far.

مفتی ظفر علی نعمانی : میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ اگر پاکستان سے ساری دنیا ہمدردی رکھے تو ہم ساری دنیا کو بلانے کے لئے تیار نہیں ہیں - یہ تو کوئی بھی عقل مند آدمی نہیں چاہتا لیکن جو حقیقی اوراصلی پاکستانی ہیں ، جو پاکستان

سے ہمدردی رکھتے ہیں - جس طرح ہم پاکستان سے ہمدردی رکھتے ہیں - جس طرح ہم یہاں بستے ہیں ، اسی طرح اُن کو یہاں بسنے کا حق ہے ، جس طرح منسٹر صاحب اور ممبران اسمبلی یہاں رہتے ہیں ، اسی طرح اُن کو یہاں رہنے کا حق ہے - ان کو لانے میں اگر کوئی رکاوٹ ہے تو اسے دور کرنا چاہیئے اور جتنی جلدی ممکن ہو اُن پاکستانیوں کو واپس لانا چاہیئے - یہ کیا بات ہوئی کہ جو پاکستان سے ہمدردی رکھتے ہیں - لہٰذا وہ بنگلہ دیش میں رہ کر اُن کی سرکوبی کریں - اگر ان کی سرکوبی کے لئے ہمدردوں کی ضرورت ہے تو یہاں سے دس بیس لاکھ لوگ وہاں بھیج دیں جو وہاں بیٹھ کر اُن کی سرکوبی اور ہمدردی کریں - مگر یہ مقصد میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جو لوگ وہاں ہیں وہ وہاں ہی رہیں اور اُن کی سرکوبی کریں ، اُن کی اصلاح کریں - یہ کیا مقصد ہے ، یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی - چلیے اُن کی سرکوبی کے لئے ہم دونوں چلتے ہیں - میں تو تیار ہوں ، آپ بھی تیار ہو جائیں -

جناب خورشید حسن میر : میں ڈرنے والا آدمی نہیں ہوں - میں تو ۱۴ نومبر کو وہاں سے آیا تھا ، آپ تو شاید پہلے آ گئے تھے یا گئے ہی نہیں تھے - میں تو جیسور سے سڑکوں سڑک چل کر آیا تھا - میں ڈرنے والا آدمی نہیں ہوں -

جناب چیئرمین : میں آپ دونوں کو جانے کی اجازت نہیں دوں گا -

جناب قربان علی شاہ : میری گزارش یہ ہے کہ نعمانی صاحب اکیلے ہی کافی ہوں گے اُن کو بھیج دیں -

Mr. M. Zahurul Haq : On a point of order, Sir. We have some standards of decorum in the House. Person to person dialogue should not be allowed.

Mr. Chairman : I know it. Thank you very much, Mr. Zahurul Haq. These are very sweet observations but we are going too far. We are going beyond the purview and the scope of the motion before us. It is a limited and specific matter. That was the only thing. So, what is your reaction ?

خواجہ محمد صفدر : میں یہ عرض کروں گا -

جناب چیئرمین : اُنھوں نے کہہ دیا ہے -

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! دراصل بات یہ ہے کہ چار مارچ کے بعد کوئی فلائٹ کھٹمنڈو سے نہیں آئی - فرض کیجیئے اگر ان کی بات مان لی جائے تو آج ۲۶ جولائی ہو گئی ہے - کیا حکومت کی یہ کارکردگی قابل تحسین ہے کہ پانچ ماہ

[Khawaja Mohammad Safdar]

ہوگئے ہیں اور یہ ۲۳۴ لوگوں کو بھی یہاں نہیں لا سکے ؟ ان کے لئے صرف ایک فلائٹ درکار ہوگی ۔ کیا وزیر صاحب اس کارکردگی پر خوش ہیں ؟

جناب چیئرمین : وہ عملی دشواری کا ذکر کر رہے ہیں ۔

جناب خورشید حسن میر : جناب والا ! چار مارچ کے بعد United Nations کی جو فلائٹس تھیں وہ فلائٹس اب ڈھاکہ سے لوگوں کو یہاں لا رہی ہیں ۔ اگر یہ لوگ اپنے خرچے سے آنا چاہتے ہیں تو آ جائیں ۔

خواجہ محمد صفدر : میں یہ بات کر رہا تھا کہ ۲۳۴ آدمیوں کو لانے کے لئے صرف ایک فلائٹ چاہیئے ۔ صرف ایک Jet بھیج دیں تو سارے کے سارے آدمی واپس آ سکتے ہیں - جن کے متعلق آپ نے کہا ہے کہ ہم ان کو واپس لانا چاہتے ہیں اور پانچ ماہ گزر گئے ہیں وہ ابھی تک واپس نہیں آئے ۔ یہ ان کی کارکردگی ہے ۔

Mr. Khurshid Hasan Meer : There should be some end to it.

کیا پی آئی اے کی فلائٹ ہندوستان کے اوپر سے گزرتی ہے جو کھٹمنڈو میں جا سکے ۔

خواجہ محمد صفدر : یہ Tripartite Agreement آپ نے کیا ہے ، میں نے تو نہیں کیا ۔

Mr. Chairman : Order, order.

خواجہ محمد صفدر : میں بات کرتا ہوں وہ کھڑے ہو جاتے ہیں ۔ آپ ان کو کچھ نہیں کہتے ۔

جناب خورشید حسن میر : یہ سب کچھ حکومت کو بدنام کرنے کے لئے کہہ رہے ہیں ۔ آخر اس حکومت نے اتنا کچھ کیا ہے کچھ تو داد دیجئے ۔

خواجہ محمد صفدر : افسوس تو یہ ہے کہ اس حکومت نے کچھ بھی نہیں کیا اگر کچھ کرتی تو میں ضرور داد دیتا بلکہ اس نے ملک کو برباد کیا ہے ۔

جناب خورشید حسن میر : آپ کا بس چلتا تو یہ علاقہ بھی چلا جاتا ۔

خواجہ محمد صفدر : میرا بس چلتا تو وہ بھی قائم رہتا ۔

جناب خورشید حسن میر : پھر بس چلا لیتے ۔ کیوں نہیں بس چلایا ؟ آپ کے ساتھی جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ۔ وہ حضرات یحییٰ خان کے ساتھی تھے ۔ پھر یحییٰ خان کے ساتھ مل کر بچا لیتے ۔

Mr. Chairman : I call the House to order please. No more dialogues, for God's sake. Khawaja Sahib, are you satisfied with the explanation ?

Khawaja Mohammad Safdar : No, Sir.

Mr. Khurshid Hasan Meer : Sir, I have raised a technical objection that these persons are not covered by the agreed formula.

Mr. Chairman : I would not even take notice of his objection. What about my objection ?

Khawaja Mohammad Safdar : I would like to meet your objection.

Mr. Chairman : Your motion is not in time.

Khawaja Mohammad Safdar : It was tabled yesterday. It is in time.

Mr. Chairman : No.

Khawaja Mohammad Safdar : Please tell me when I filed this adjournment motion.

Mr. Chairman : It was received at 8.25 a.m. It should have been tabled two hours before the time fixed for the commencement of the sitting.

Khawaja Mohammad Safdar : May I ask a question ?

Mr. Chairman : Yes.

Khawaja Mohammad Safdar : The wording in the rule is "......before the commencement of the sitting......"

When the session started it was......

Mr. Chairman : It should be two hours before the time fixed for the commencement of the sitting.

Secondly, you said that there are 2,000 Pakistanis stranded. This has been denied by the Minister.

Khawaja Mohammad Safdar : This is not denied, Sir.

Mr. Chairman : It is denied. Thirdly, what about your mixed up, jumbled up two different issues, failure of the Government to repatriate them and the second to provide them with employment ?

Khawaja Mohammad Safdar : Either employment, or provide them with subsistence allowance.

Mr. Chairman : There is one thing, you see, the failure of the Government to repatriate them, this is one issue. The second issue is that the Federal Government has miserably failed to give them any help. Now, these are two issues.

Khawaja Mohammad Safdar : There are three objections from the Chair. Am I right Sir ?

Mr. Chairman : Yes.

Khawaja Mohammad Safdar : That it is late and secondly the matter of giving them five rupees per week allowance. I refer you to rule 70 :

> "Notice of a motion under rule 69, explaining the matter proposed to be discussed, shall be delivered to the Secretary in quadruplicate not less than two hours before the commencement of the sitting in which the motion is proposed to be moved, and the Secretary shall thereupon bring the notice to the knowledge of the Chairman, the Leader of the House, the Minister concerned and the Minister for Law and Parliamentary Affairs."

And I am sure that the sitting commenced much later.

Mr. Chairman : That was 10.00 a.m.

Khawaja Mohammad Safdar : Very late Sir, very late. It is within time , Sir.

Mr. Chairman : Well, your ruling is that it is within time. My ruling is that it is not within time.

Khawaja Mohammad Safdar : Your interpretation of the words "commencement of the sitting" is the time fixed for the commencement. Sir, I cannot criticise the ruling of the Chair. It will be far away from my mind but, Sir, I very respectfully beg to differ.

Mr. Chairman : Now, what about your three issues, you have mixed up together. There should be one specific issue as required by the rule 71 (b), one definite issue. One is repatriation, the other is, you see, giving them money.

Khawaja Mohammad Safdar : That is only a corollary , Sir.

Mr. Chairman : No, no, to give them money.

Khawaja Mohammad Safdar : Till you repatriate them, you will have to help them, Sir.

Mr. Chairman : No, no. To give money to them while they are in Nepal.

Khawaja Mohammad Safdar : Of course, to help them there.

Mr. Khurshid Hasan Meer : Sir, I raise an objection under clause (g) of rule 71.

Mr. Chairman : But he has not yet cleared my objections. Khawaja Sahib, 'failure of the Federal Government to repatriate about 2,000 Pakistanis is one thing' and the 'five rupees per week allowance allowed to them' has been stopped is second thing. Money may be stopped and that they may be repatriated. They may be repatriated and the money may also continue. They are two different issues. They are not connected. They are not interdependent.

Khawaja Mohammad Safdar : No, no, no.

Mr. Chairman : A lawyer of your legal acumen, you see, one is your complaint about repatriation that they have not been repatriated, while the second is that they have not been provided with money, financial help. These are two different issues.

Khawaja Mohammad Safdar : Till this Government, this benign Government, I would call it, repatriates all those Pakistanis, this is the Pakistanis' Government, and till those Pakistanis are repatriated by this benign Government, this Government is bound to help them. It is its moral duty and it is its legal duty.

Mr. Chairman : That is a different issue. I say you have mixed up two issues. You can raise only one issue. You can complain about one.

Khawaja Mohammad Safdar : I think, it is one issue.

Mr. Chairman : No, no, no, it is not. I don't agree with you.

Khawaja Mohammad Safdar : All right. If you do not agree with me, it is a separate matter.

Mr. Chairman : I do not agree with you. So, on this one technical objection, because you have mixed up two different issues, namely, alleged failure of the Government to repatriate these 2,000 Pakistanis and secondly, the failure of the Government to provide them with financial help. They are two different issues. Therefore, it is out of order.

[Mr. M. Zahurul-Haq]

Point of Explanation *re* : Interpretation of the 'commencement' in rule 70.

Mr. M. Zahurul Haq : Mr. Chairman, may I seek point of explanation on the ruling your honour has given on the interpretation of rule 70 ? Do we understand that, from now onwards,—I am addressing the Chairman,—an adjournment motion has got to be given two hours before the date notified?

Mr. Chairman : In order to give a firm ruling on this point, I will announce it tomorrow, whether commencement means the time fixed for commencement or the commencement means the time when actually the proceedings commence. Tomorrow I will give firm ruling on this point also for future guidance. Now, half an hour is over. So we move on to the next item. This is item No. 2. Yes, Khawaja Sahib.

MOTION *RE* : ENORMOUS INCREASE IN EXPENDITURE ON CIVIL ADMINISTRATION

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I beg leave of the House to withdraw my motion which is listed as item No. 2 in the Orders of the Day.

Mr. Chairman : Yes. Has Khawaja Mohammad Safdar, Senator, leave of the House to withdraw this motion ?

(*Leave was granted*)

Mr. Chairman : You allow him ? All right, you have the leave of the House to withdraw. The motion stands withdrawn.

Now, next is item No. 3, Mr. Qurban Ali Shah.

MOTION *RE* : FAILURE OF COTTON EXPORT CORPORATION TO EXPORT SURPLUS COTTON CROP

Mr. Qurban Ali Shah : Sir, under rule 187......

Mr. Khurshid Hasan Meer : This be left over.

Mr. Chairman : There is a point of order.

Mr. Khurshid Hasan Meer : It is not a point of order. I am making a request on behalf of the Minister for commerce, who is not here. He has gone to Karachi and has requested that this item may please be put off until the next day, when he is likey to be here.

Mr. Chairman : What is your reaction Mr. Qurban Ali Shah, yes ?

جناب قربان علی شاہ : جناب والا ! میں یہ موشن move کر لیتا ہوں ۔ اس کے بعد بحث کے لئے ہاؤس کے تمام ممبران سے پوچھ لیجیئے کیونکہ یہ معاملہ بڑا اہم ہے ۔ اس کے لئے وزیر تجارت کا ہاؤس میں ہونا ضروری ہے ۔

Mr. Chairman : All right, you move it.

Mr. Qurban Ali Shah : Sir, under rule 187, I beg to move the motion :

> "That the situation arising out of the failure of the Cotton Export Corporation to export the surplus cotton crop of this year, as compared with that of last year, resulting in great loss to the whole agriculturist class in Pakistan, be taken into consideration."

Mr. Chairman : The motion moved by Mr. Qurban Ali Shah is :

> "That the situation arising out of the failure of the Cotton Export Corporation to export the surplus cotton crop of this year, as compared with that of the last year, resulting in great loss to the whole agriculturist class in Pakistan, be taken into consideration."

Now, he requests that he should be allowed that the discussion should take place on the next Private Members' Day because of the unavoidable absence of the Minister concerned. Do you agree ? No objection ?

Mr. Khurshid Hasan Meer : Sir, the point is that whatever is to happen, whether a discussion is to take place or not is also a point. He has moved the motion and the rest of the proceedings should be on the next day.

Mr. Chairman : No, no, he has only moved the motion. Now, discussion will be naturally held on the next private Members' sitting. There is no doubt about it and, I think, it will be first on the agenda.

Khawaja Mohammad Safdar : It means that if there is a technical objection, it should also be taken up on the next Friday. That is what he means.

Mr. Chairman : I beg your pardon, again, you see.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, the honourable Minister wants to draw your attention to the point that if there is any technical objection against this motion even that should be taken up on the next sitting.

Mr. Chairman : Technical objection ?

Khawaja Mohammad Safdar : Yes, technical objection, that should be taken up on the next day.

Mr. Chairman : That, you see, was mere a matter of form. The technical objection will make a part of the discussion. It is subject to any technical objection being raised against this that it is not admissible or otherwise you can't move it. This is subject to any technical objection moved by any Member. Yes, now next motion.

MOTION *RE* : POLICY RELATING TO SUPPLY OF ATTA AT SUBSIDIZED RATES

Mr. Qurban Ali Shah : Under Rule 187, I beg to move :

> "That the policy relating to the supply of Atta at subsidized rates be taken into consideration in view of the fact that the quality of such Atta at the ration shops is below normal standard jeopardising the health of the general public."

Mr. Chairman : The motion is :

> "That the policy relating to the supply of Atta at subsidized rates be taken into consideration in view of the fact that the quality of such Atta at the ration shops is below normal standard jeopardising the health of the general public."

Major-General (Retd.) Jamal Dar : I oppose it. This is a Provincial matter and not a Central one. Atta depots are controlled by the Provinces in their own areas. This subject may be taken up, if at all, in the Provincial Assembly and not here.

Mr. Chairman : Your objection is that this is a Provincial matter.

Mr. Qurban Ali Shah : Health of the people is not a Provincial subject.

Mr. Chairman : The objection is not in regard to health of the people, it is in regard to the quality of Atta.

جناب قربان علی شاہ : جناب والا ! آپ کی اجازت سے منسٹر صاحب کے اعتراض کا جواب دینا چاہتا ہوں - لفظ پالیسی لکھا ہے - لفظ پالیسی discuss کیا جائے - آٹا subsidized rate پر دینے کا alternative proposal دیا جا چکا ہے - پالیسی پر بھی اعتراض کیا جا چکا ہے - پالیسی جو ہے وہ سنٹرل گورنمنٹ کی ہے - implement جو ہے وہ پراونشل گورنمنٹ کرتی ہے -

Mr. Chairman : Let me hear the General, please.

Which rule are you quoting when you say that it cannot be discussed here ?

Major-General (Retd.) Jamal Dar : I don't know the rules but I am stating facts only.

Mr. Khurshid Hasan Meer : No rule is required to be quoted. It is the Constitution which has laid down this restriction. If we encroach upon the jurisdiction of the Provincial Assemblies like this, then what is the use of having a Constitution at all ? Why have we got bifurcation of powers between the Centre and the Provinces ?

Mr. Chairman : I think, there is nothing in the rules.

جناب قربان علی شاہ : حضور والا ! یہ مسئلہ تو بالکل واضح ہے اور پالیسی تو سنٹرل گورنمنٹ کی ہے ۔ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ یہ کیسے کرتے ہیں ۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) جمالدار : آپ کیا کہتے ہیں ؟

جناب قربان علی شاہ : جناب subsidized rate پر آٹا سپلائی کرنے کی پالیسی جو ہے اس کو ایوان میں discuss کرتے ہیں ۔ اس کو implement کرنے کا کام جو ہے وہ صوبائی حکومتیں کرتی ہیں ۔ آٹا سپلائی کرنے کی پالیسی جو ہے وہ فیڈرل گورنمنٹ کی ہے ۔

جناب چیئرمین : یہ آٹا جو ہے پراونشل ہے ۔

Mr. Khurshid Hasan Meer :* There are many matters in the Constitution where a general policy is with the Federal Government but the actual implementation of that policy is in the Provincial Government's sphere of action. In this Constitution, which was very carefully framed and unanimously adopted, in certain matters, the policy is with the Federal Government but the actual implementation of that policy is with Provincial Government. Now, if something is wrong with the policy, it can be discussed here but to say that since the policy is with the Federal Government, therefore, whatever is wrong in the implementation of that policy in the Province, can also be discussed here, would mean that we are actually arrogating to ourselves the powers of the Provinces and that will be a violation of the Constitution. Moreover, there is a very simple reason why we can't do so. Supposing there is a provincial administration and it is the exclusive jurisdiction of that provincial administration to do something, then what is the point of discussing that in the Federal Parliament when that provincial administration is not under this Parliament, and we cannot issue directions to it, we cannot hold it responsible and we cannot take action against it because there is provincial autonomy. For that very reason it would be very impracticable to discuss things

*Speech not corrected by the honourable Minister.

[Mr. Khurshid Hasan Meer]

in the Federal Parliament in which the Federal Parliament cannot take action. We should be very careful in not encroaching upon the provincial sphere. It surprises me that in the Senate as well as in the National Assembly it is always the Opposition who has been demanding more and more autonomy for the Provinces but it is that very Opposition which always comes and wants the Federal Parliament to take action in things, which are purely of provincial jurisdiction.

خواجہ محمد صفدر : پوائنٹ آف آڈر - میں نے تو کوئی بات نہیں کی مجھے خبر نہیں کہ سید قربان علی شاہ صاحب اپوزیشن میں شامل ہو گئے ہیں -

Mr. Khurshid Hasan Meer : I am not talking about this particular thing but I am speaking generally and, even in this matter, the arguments are being advanced from the Opposition against provincial autonomy.

جناب قربان علی شاہ : جناب والا ! میں آپ کی اجازت سے چند گزارشات کروں گا -

جناب چیئرمین : فرمائیے - فرمائیے -

جناب قربان علی شاہ : جناب والا ! میرے موشن کے الفاظ بالکل واضح ہیں - منسٹر صاحب کو یہ معلوم نہیں کہ اس پالیسی کو صحیح معنوں میں کیوں کر discuss کریں - یہ implement کرنے کا کام آخر پراونس ہی کریں گے - کتنے ایسے ادارے آتے ہیں جو مرکزی حکومتوں کے سپرد ہیں ؟ یہاں ان کے نظم و نسق کا کام جو ہے وہ صوبائی حکومتوں کی تحویل میں ہے ، صوبائی حکومتوں کی زیر نگرانی ہے - اب یہ کہتے ہیں کہ آٹے کی پالیسی کیوں discuss کی جائے -

(مداخلت)

Mr. Chairman : Do you want to say something ?

Khawaja Mohammad Safdar : Yes, I want to support the motion.

Mr. Chairman : Are you supporting Mir Sahib or Qurban Sahib ?

Khawaja Mohammad Safdar : I am not supporting the Government but I am supporting the matter under discussion.

Mr. Khurshid Hasan Meer : The latest explanation offered by the honourable Member is not correct. Look at the motion. It says—

"......quality of Atta......"

It has nothing to do with the policy whether Atta should be given or weather wheat should be given. It is simply the "quality of Atta" that has been mentioned

خواجہ محمد صفدر : مجھے اجازت ہے ۔ جناب والا ؟

جناب چیئرمین : آپ بیٹھ جائیے ۔ حاجی صاحب دانش ور بول رہے ہیں ۔

Mr. Niamatullah Khan : I support the version of both the Ministers. It is clearly a provincial subject. The complaint is about the quality of Atta and not the policy.

Mr. Chairman : Are you supporting the Minister ?

Mr. Niamatullah Khan : I mean this is quite clear. Anybody should come forward and......

Mr. Chairman : The gentleman is coming forward from your own party. Yes, Mr. Sher Mohammad Khan.

جناب شیر محمد : جناب والا ! یہاں پر اس قرارداد سے صاف ظاہر ہے کہ یہاں آٹے کی کوالٹی پر بحث نہیں ہے جو کہ Provincial Subject ہے بلکہ اس سے پالیسی discuss کرنا مقصود ہے جو فیڈرل گورنمنٹ بناتی ہے ۔

جناب نعمت اللہ خان : سر ! حکومت بتائے کہ وہ پالیسی کون سی ہے ۔ یہ اتنی بڑی چیز ہے ۔ یہ قمرالزمان اور شیر محمد پالیسی کو واضح کریں تو پھر ہم اس پر بحث کریں گے ۔

جناب خواجہ محمد صفدر : اب تو انہوں نے بھی اجازت دے دی ہے ۔

جناب خورشید حسن میر : وہ کہہ رہے ہیں کہ specify کریں کہ وہ کیا چاہتے ہیں ۔

جناب چیئرمین : خواجہ صاحب ۔

خواجہ محمد صفدر : محترم سید قربان علی شاہ صاحب کی تحریک کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ وہ اس پالیسی کو زیر بحث لانا چاہتے ہیں جس کے تحت اس ملک میں سستے داموں آٹا مہیا کیا جاتا ہے ۔ اس ضمن میں انہوں نے یہ ذکر کیا ہے کہ یہ پالیسی اس طور پر بنائی گئی ہے کہ اس کے نتیجے میں آٹے کی کوالٹی گر گئی ہے ۔ اس میں ملاوٹ ہوتی ہے یہ ضمناً ذکر آیا ہے ۔ اصل بات جس کو وہ زیر بحث لانا چاہتے ہیں وہ پالیسی ہے جو فیڈرل گورنمنٹ نے بنائی ہے کہ آٹے کو بازار سے کم نرخوں پر فروخت کرنے کے لئے subsidize کیا جائے کیونکہ subsidize کرنا قومی

[Khawaja Mohammad Safdar]

مفاد میں ہے - نتیجہ ظاہر ہے - اس کا ایک نتیجہ یہ بھی ہے کہ آٹے کی کوالٹی گر گئی ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ محترم وزیر صاحب کو اس بات پر اعتراض نہیں کرنا چاہیئے - ہم یقیناً اس کے حق میں ہیں کہ مرکزی حکومت قطعی طور پر صوبائی خود اختیاری میں مداخلت نہ کرے لیکن جو ذمہ داری خود مرکزی حکومت کی ہے اس سلسلے میں اگر کوئی کوتاہی ہو رہی ہے تو اس کو زیر بحث لایا جا سکتا ہے - یہ ایوان اسی لئے معرض وجود میں لایا گیا تھا کہ یہاں مرکزی حکومت کی پالیسیوں کو زیر بحث لایا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ سید قربان علی شاہ صاحب کی تحریک بالکل قواعد کے مطابق ہے اور میں اس کی پر زور تائید کرتا ہوں - البتہ آپ کے جو فرائض ہیں ان کی طرف یقیناً آپ کی پوری توجہ رہی ہے اور آئندہ بھی رہے گی کہ اگر بحث صوبائی مسئلہ پر چلی جائے تو آپ اس کو روک سکتے ہیں - اتنی سی بات ہے اس کے علاوہ کسی بات کی ضرورت نہیں ہے تو میں محترم قربان علی شاہ صاحب کی تائید کرتا ہوں -

Mr. Khurshid Hasan Meer : Sir, it is vaguely worded and it is not properly specified. It is for the mover of the motion to satisfy the Chair and the House whether under which part of the Constitution this is a Federal responsibility. Now, it may be that a certain policy is adopted by way of coordination between Federal Government and the Provincial Governments. They would not make it a constitutional responsibility of the Federal Government. But if he relies upon the provisions of Constitution that it is a Federal responsibility then, I think, he will have to satisfy the Chair.

جناب قربان علی شاہ : جناب والا ! میں پھر گزارش کرتا ہوں کہ جو آٹا subsidized rate پر مہیا کیا جا رہا ہے اس کی رقم فیڈرل گورنمنٹ کے خزانے سے ادا کی جاتی ہے - سوال یہ ہے کہ جو آٹا subsidized rate پر دینے کی پالیسی ہے یہ فیڈرل گورنمنٹ کے تحت ہے اور اس کے نظم و نسق کی انچارج صوبائی حکومت ہے مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس سے یہ صوبائی مسئلہ بن جاتا ہے - آپ میرے الفاظ پر غور فرمائیں - میری تحریک میں صاف طور پر لکھا ہوا ہے کہ :

"That the policy relating to the supply of Atta at subsidized rates be taken into consideration." It is on policy.

میں کہتا ہوں کہ پالیسی زیر بحث لائی جائے - میں یہ کہتا ہوں کہ چونکہ رقم فیڈرل گورنمنٹ کے خزانے سے خرچ ہوتی ہے اس لئے پالیسی مرکزی حکومت کی ہے - اگر صوبائی حکومت کو یہ اختیار ہے کہ وہ آٹے میں کنکر اور مٹی ملانے والوں کا

انتظام کرے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس سے یہ بات بعید از قیاس ہو جاتی ہے کہ یہ مرکزی حکومت کا مسئلہ ہے -

Mr. Chairman : These are two different issues.

دیکھئے قربان علی شاہ صاحب ! آپ نے اپنی تحریک میں یہ فرمایا ہے کہ مرکزی حکومت کی پالیسی کو زیر بحث لایا جائے جس کے ذریعے یہ گندم کو subsidize کرتی ہے -

جناب قربان علی شاہ : گندم نہیں آٹے کو -

جناب چیئرمین : اور پھر اس کے متعلق آپ نے کہا ہے کہ اس میں ملاوٹ ہوتی ہے اور لوگوں کی صحت خراب ہوتی ہے ، تو یہ دو الگ الگ موضوع ہیں :

The policy of the Government to subsidize the wheat.

آپ اسے سمجھیں :

Policy of the Government to subsidize the wheat price.

یہ ایک چیز ہے اس کا تعلق فیڈرل گورنمنٹ سے ہے اور آٹا دوکانداروں کے حوالے کر کے بیچنا اور ملاوٹ کو چیک کرنا یہ صوبائی مسئلہ ہے - آپ کی یہ بات درست ہے کہ گندم کی قیمت کو subsidize کرنا فیڈرل گورنمنٹ کا کام ہے لیکن آٹے کو بیچنا اور دوکانداروں اور ڈپو ہولڈروں میں تقسیم کرنا یہ صوبائی مسئلہ ہے تو وہاں جو ملاوٹ ہوتی ہے یہ مرکزی حکومت کی پالیسی نہیں - آپ ذرا بات کو سمجھیں - اگر مرکزی حکومت کی پالیسی یہ ہوتی کہ گندم میں ملاوٹ ہو تو پھر تو آپ اس پر بحث کر سکتے ہیں - اس تحریک میں دو موضوع ہیں - ایک تو قیمت کو subsidize کرنا - یہ فیڈرل گورنمنٹ کی پالیسی ہے - آپ اسے بھی زیر بحث لانا چاہتے ہیں - دوسرے یہ کہ گندم کے آٹے میں جو ملاوٹ ہوتی ہے جس سے لوگوں کی صحت خراب ہوتی ہے اس کی بھی آپ شکایت کرتے ہیں - یہ صوبائی مسئلہ ہے - آپ ذرا مجھے سن لیں میں پھر اس کی وضاحت کرتا ہوں - آپ نے دو باتوں کی شکایت کی ہے - ایک تو آپ مرکزی حکومت کی اس پالیسی کو زیر بحث لانا چاہتے ہیں جس کے ذریعے وہ گندم کی قیمت کو subsidize کرتی ہے - دوسرے یہ کہ دوکاندار جو اس میں ملاوٹ کرتے ہیں جس سے لوگوں کی صحت خراب ہوتی ہے - آپ اس پر بھی اعتراض کرتے ہیں - اب صورت حال یہ ہے کہ قیمت کو subsidize کرنا مرکزی حکومت

[Mr. Chairman]

کی پالیسی ہے اور اس آٹے کو دوکانداروں اور ڈپو ہولڈروں کے ذریعے بیچنا یہ صوبائی مسئلہ ہے تو آپ ان دونوں چیزوں کو زیر بحث لانا چاہتے ہیں ۔ آپ subsidization کے سلسلے میں مرکزی حکومت کی پالیسی کو بھی زیر بحث لانا چاہتے ہیں اور آٹے کی تقسیم کے متعلق بھی آپ بحث کرنا چاہتے ہیں ۔ یہ دونوں باتیں الگ الگ ہیں ۔ تو ایسی تحاریک جو رول نمبر ۱۸۷ کے تحت لائی جاتی ہیں ان پر رول نمبر ۱۱۳ سے آگے کے رولز لاگو ہوتے ہیں جو Chapter 11 میں ہیں ۔ تو ایسی تحاریک پر ہم Chapter 11 کے تحت بحث کرتے ہیں ۔ آپ رول نمبر (۳) ۱۱۵ کو دیکھیں ۔ اس میں یہ ہے کہ :

> Resolution "shall be clearly and precisely expressed and shall raise substantially one definite issue."

جس طرح تحریک التواء میں آپ صرف ایک موضوع پر بحث کر سکتے ہیں :

Discuss only one. Policy has nothing to do with the adulteration. You can discuss the policy of the Central Government but you cannot discuss the adulteration of Atta because it is a Provincial subject. Adulteration is another issue. One is Provincial Government subject and the other is Central Government subject. You mixed up two issues in one and the same motion.

جناب محمد ہاشم غلزئی : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! یہ بات بالکل واضح ہے اور یہ رول نمبر ۱۸۷ کو hit نہیں کرتی ۔ وہ مرکزی حکومت کی subsidization اور آٹے کی سپلائی کی پالیسی پر بحث کرنا چاہتے ہیں ۔

جناب چیئرمین : کریں ۔

جناب محمد ہاشم غلزئی : اور اس کے نتیجے میں جو باتیں آتی ہیں وہ ان پر بحث نہیں کرنا چاہتے وہ پہلی بات پر بحث کرنا چاہتے ہیں ۔ دوسری بات یہ ہے کہ انھوں نے اس کے ایک نتیجے کا ذکر کیا ہے ۔ وہ اس پر بحث نہیں کرنا چاہتے ۔ بات کو واضح کرنے کے لئے یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہ کچھ ہو رہا ہے تو وہ پہلی بات پر بحث کرنا چاہتے ہیں ۔ باقی انھوں نے جو کہا ہے کہ اس سے یہ نتائج پیدا ہوتے ہیں ۔ اسے وہ زیر بحث نہیں لانا چاہتے ۔ وہ پہلا موضوع ہی زیر بحث لانا چاہتے ہیں ۔

جناب چیئرمین : آپ نے کہا ہے کہ وہ پالیسی پر بحث کرنا چاہتے ہیں ۔ اصل میں ان کی منشا یہ ہے کہ آٹے میں ملاوٹ ہوتی ہے جس سے پبلک کی صحت خراب ہوتی ہے ۔

This is central subject.

Mr. Qurban Ali Shah, please listen to me. Will you resume your seat and let me read your motion. What is your intention ?

آپ کا مقصد کیا ہے - وہ ظاہر ہے -

Khawaja Mohammad Safdar : He will express his intention.

Mr. Chairman : I read his motion :—

> "Mr. Qurban Ali Shah to move that the policy relating to the supply of Atta at subsidized rates be taken into consideration in view of the fact that the quality of such Atta......"

'Quality of Atta' is not connected with the policy. It has nothing to do with the policy.

> "......at the ration shops is below normal standard jeopardising the health of the general public."

ان کو جو چیز disturb کر رہی ہے وہ یہ ہے کہ عوام کی صحت تباہ و برباد ہو گئی ہے -

ایک معزز سینیٹر : غلط پالیسی کی وجہ سے -

Sardar Mohammad Aslam : Point of order, Sir.

Mr. Chairman : When I am speaking, there cannot be any point of order. دیکھئے *Milawat* cannot be a policy matter. It is the policy of the Provincial Governments not to have a vigilance or watch over the distribution of wheat or Atta or their sale. It is their responsibility. You see, the adulteration of Atta does not necessarily follow from the policy of the Government. It cannot be a part of the Government policy that there should be adulteration of wheat or Atta.

Mr. M. Zahurul Haq : Sir, may I draw your attention to the observation made by your honour with regard to the interpretation of rule 115, sub-rule (3) from which I understand that your honour meant that there should be only one definite issue. Therefore, in order to get a ruling for future affairs, I read the rule :

Rule 115(3)—

> "(3) It shall be clearly and precisely expressed and shall raise substantially one definite issue."

The qualifying word is 'substantially'. It does not say only one issue.

(Interruption)

Mr. Chairman : Qurban Ali Shah, he is supporting you.

Mr. M. Zahurul-Haq : Therefore, if as a result of this Motion No. 4, there is a sequence or corollary arising out of it. I think, this should not be killed on the technicallity of the interpretation of Rule 115(3).

Mr. Chairman : Supposing if the Rule is applicable, if it is hit by this Rule ?

Mr. M. Zahurul Haq : I think, the Rule is not applicable in that rigidity because there is a qualifying word 'substantially'. The word 'substantially' will take the rigidity out of it.

Sir, I have a very humble request that your honour has been taking pains to express the views of the Government, let the Minister concerned should speak.

Mr. Chairman : He says that he does not know the rule and I have to come to his rescue.

Major-General (Retd.) Jamal Dar : I have told him and you have explained him so clearly. What more does he want ?

Mr. Chairman : I want that either I should convince him or he should convince me.

قربان علی شاہ میں نے ابھی رولنگ نہیں دی لیکن آپ سے پہلے میں حاجی صاحب کو سنوں گا -

جناب قربان علی شاہ : موشن بھی میرا ہے - پہلے میں کھڑا ہوا ہوں مجھے کچھ کہنے کی اجازت دیجئے -

Mr. Chairman : 'Substantially' means one substantial issue. One substantial issue is the policy of the Federal Government to subsidize the wheat price. The second substantial issue is the failure of the Provincial Government to keep a vigilant watch over the supply or distribution or sale of wheat which is being adulterated resulting in danger to the health of the public.

Substantially کے معنی سب جانتے ہیں - میں ایک بات نہیں جانتا کہ adulteration کیسے فیڈرل گورنمنٹ کی پالیسی کا پارٹ بن سکتی ہے -

خواجہ محمد صفدر : پالیسی کا نتیجہ ہو سکتی ہے -

Sardar Mohammad Aslam : Point of order, Sir. We are not going to discuss the adulter.a tionWe are going to discussthe policy.

جناب چیئرمین : تو پھر ایسا کیجئے کہ With the permission of the House یہ latter part حذف کریں اور پھر پالیسی کو discuss کریں ۔

خواجہ محمد صفدر : ٹھیک ہے ۔

جناب چیئرمین : میں اجازت دیتا ہوں ۔

جناب قربان علی شاہ : جناب والا ! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں وہ ایک دفعہ آپ سن لیں پھر میں ہاؤس کو اس latter part کو حذف کرنے کی سفارش کروں گا ۔

Mr. Chairman : Oh, Yes.

میں کہتا ہوں کہ اگر آپ فیڈرل گورنمنٹ کی پالیسی کو criticise کرنا چاہتے ہیں تو بے شک criticise کریں لیکن پھر آپ کو یہ latter part حذف کرنا پڑے گا ۔

جناب قربان علی شاہ : ہم متبادل تجویزیں دینا چاہتے ہیں ایک پالیسی میں amendment کر کے دوسری پالیسی لائی جا سکتی ہے یہ بات بالکل clear ہے ۔ دوسری چیز جو کہ ———

جناب چیئرمین : آپ یہ amendment پیش کریں اگر کوئی amendment لائے ہیں تو ———

Mr. Qurban Ali Shah : Not the amendment. This is a suggestion under rule 187.

ہم اس رول کے تحت suggestion دے سکتے ہیں اور پھر گورنمنٹ side سے کوئی نہ کوئی جواب دیا جاتا ہے اگر انھیں ہماری تجاویز اس ملک کے غریب عوام کے لئے مفید نظر آئیں تو وہ ان پر عمل کر سکتے ہیں ۔ لیکن سوال یہ ہے ۔ میں مودبانہ گزارش کروں گا کہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں اس کے لئے ہمیں بے حد احترام ہے ، لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے صاحب کہ اس معزز ایوان کے اختیارات اور بھی کم ہو جائیں گے اگر ہم فیڈرل گورنمنٹ کی پالیسی بھی consider نہ کر سکے اور وہ جو subsidy دیتے ہیں اس کو بھی consider نہ کر سکے ۔

جناب چیئرمین : یہ تو آپ غلط بیان کر رہے ہیں ۔ میں نے کبھی نہیں کہا کہ آپ سنٹرل گورنمنٹ کی پالیسی کو criticise نہیں کر سکتے ۔ میں آپ کو اجازت دیتا ہوں لیکن آپ Provincial matter کو یہاں نہ لائیں ۔ میں آپ کو اجازت دیتا ہوں ۔

جناب قربان علی شاہ : میں گزارش کرتا ہوں آپ کی اجازت سے کہ اس موشن کے دوسرے حصے کو حذف کرنے کی اجازت دی جائے اور پالیسی کا جو حصہ ہے اس کو discuss کیا جائے ۔

جناب چیئرمین : یہ آپ کی غلط بیانی ہے کہ میں فیڈرل گورنمنٹ کی پالیسی کو criticise کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ میں نے تو یہ اجازت دے دی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ health اور ملاوٹ جو ہے اس کو آپ یہاں discuss نہیں کر سکتے ۔ Anybody can move the amendment ۔ amendment کو move کر دو

Mr. M. Zahurul Haq : Sir, I move the amendment :

> "That the latter part of Item No. 4 be deleted and read like this :—
>
> 'Mr. Qurban Ali Shah to move that the policy relating to the supply of Atta at subsidized rates be taken into consideration'."

Mr. Chairman : This is amended. This will now be a substantive motion.

Khawaja Mohammad Safdar : Please put this amendment to the House.

Mr. Chairman : That I am doing. The amendment moved by Mr. Zahurul Haq is that the motion should read as follows :—

> "That the policy relating to the supply of Atta at subsidized rates be taken into consideration."

I allow it.

Khawaja Mohammad Safdar : There is no objection to this amendment, Sir.

Mr. Qurban Ali Shah : Not opposed. I want to speak on it.

Mr. Chairman : Please speak.

اب تو آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ موشن یہ ہے ۔ اب آپ سنٹرل گورنمنٹ کی پالیسی کو بے شک criticise کرتے رہیں ۔

جناب قربان علی شاہ :* جناب والا ! اس ملک کے شہروں میں رہنے والے غریب عوام کے لئے یہ آٹے کی جو پالیسی ہے یہ موجودہ عوامی حکومت کو پہلی حکومتوں سے ورثے میں ملی ہے اور یہ پرانا طریق کار ہے کہ شہروں میں

---

*Speech not corrected by the honourable Senator.

مزدور پیشہ لوگ اور دوسرے غریب لوگ جو محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالتے ہیں اور دوسرے طبقے کے لوگوں کے لئے subsidized rates پر آٹا مہیا کیا جاتا ہے اور اس پر موجودہ عوامی حکومت تقریباً تقریباً ایک سو کروڑ روپیہ جسے کہ ایک ارب روپیہ کہا جائے وہ خرچ کرتی ہے ۔

ہمارے وزیراعظم صاحب جب حیدرآباد آئے تھے ، یہ بات ہمارے اس معزز ایوان کی تشکیل سے پہلے کی ہے ، میں نے ان سے گزارش کی تھی کہ سنجیدگی سے اس بات پر غور کیا جائے کہ حکومت جو خطیر رقم یعنی ایک سو کروڑ روپے اس ملک کے غریبوں کی بھلائی کے لئے ، اس ملک کے غریبوں کے پیٹ پالنے کے لئے subsidy کے طور پر دیتی ہے ، وہ صحیح خرچ ہو رہی ہے یا نہیں ۔ میں نے ان کو وہاں کئی مثالیں دیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ گزارش بھی کی تھی ——— یہ حیدرآباد کی بات ہے ——— کہ ہمارے پڑوسی ملک میں subsidized rate پر آٹے کی بجائے گندم دی جاتی ہے ۔ آٹا نہیں دیا جاتا ۔ یہ ایک آسان سی بات ہے ۔ سمجھ میں آنے والی بات ہے کہ اگر کسی غریب آدمی کو گندم جوکہ بازار میں ۴۰-۵۰ روپے مل رہی ہے اس کی بجائے غریب آدمی کو ۲۲ روپے فی من گندم دی جائے تو وہ کیوں نہیں لے گا ؟ یہ سمجھ میں آنے والی بات ہے ۔ اس طرح وفاقی حکومت جو خطیر رقم لوگوں کے لئے صوبائی حکومتوں کو مہیا کرتی ہے وہ رقم صحیح خرچ ہو سکتی ہے اور اس سے لوگوں کو فائدہ بھی ہو سکتا ہے ۔

جناب والا ! اس کے بعد مجھے پتہ ہے کہ جب وزیراعظم صاحب کراچی تشریف لے گئے وہاں ناظم آباد میں عوامی کچہری لگائی تھی ۔ اس عوامی کچہری میں ان کو شکایات موصول ہوئیں تو انھوں نے وہاں کہا کہ اس طریقے سے کیوں نہیں کیا جاتا جس طریقے سے قربان علی شاہ نے حیدرآباد میں تجویز کیا تھا ؟ بجائے آٹے کے انھوں نے کہا کہ گندم سپلائی کی جائے تو کراچی میں ان احکامات پر عمل بھی ہوا اور اس سکیم کو صرف کراچی تک محدود کر دیا گیا تھا ۔ اس زمانے میں اس سلسلے میں اخباروں میں بھی آیا تھا ۔ شاید معزز ممبران کو یاد ہو کہ کچھ علاقوں میں گندم سپلائی کی گئی لیکن اس گندم کی سکیم کو فیل کرنے کے لئے بیوروکریٹ نے بڑی سازشیں کیں ۔ بجائے مہینے کا کوٹہ دینے کے چند دنوں کا کوٹہ دیا گیا ۔ ایک سیر گندم یا ڈیڑھ سیر گندم کے لئے لوگ آئے یا نہ آئے ۔ انھوں نے مختلف رپورٹیں بنائیں ۔ ہم نے کوشش کی کہ یہ اسکیم پورے پاکستان میں چلائی جائے تو پھر اس کے نتائج پورے پاکستان کے level پر برآمد ہوں اور پورے پاکستان میں اس پر عمل درآمد ہو سکے ۔ جناب والا ! میری تجویز یہ ہے کہ جب ہم یہ دیکھتے

[Mr. Qurban Ali Shah]

ہیں کہ یہ بڑی رقم مزدوروں اور محنت کشوں کے لئے subsidy کے طور پر صوبائی حکومتوں کو مہیا کی جاتی ہے اگر اس کا صحیح استعمال نہیں ہو رہا تو پھر اس رقم کو مہیا کرنے سے جو اس ملک کے عوام پر ٹیکس پڑتا ہے ان کے خون پسینے کی کمائی کے پیسوں کا ضیاع ہوتا ہے - وہ چلاتے رہتے ہیں - مزید میں کچھ نہیں کہہ سکوں گا - معزز ممبران اس سے باخبر ہیں کہ یہ رقم مہیا کی جاتی ہے - اس کا صحیح استعمال نہیں ہو رہا ہے - یہ موجودہ پالیسی کی وجہ سے کیا جاتا ہے - اس کی کئی مثالیں ہیں - جب کوئی افسر خانہ کعبہ میں جاتا ہے تو وہ دعا مانگتا ہے کہ مجھے ڈائریکٹر فوڈ بنا دیا جائے - جناب رسول اکرمؐ کے روزے پر جاتے ہیں تو دعائیں مانگتے ہیں کہ ہمیں ڈائریکٹر فوڈ بنایا جائے تو ایسی چیز کو اس میں appropriation کو ختم کرنا ذرا مشکل ہے - مجھے اتنا محدود کر دیا ہے کہ میں اور بات بھی نہیں کہہ سکتا - ان الفاظ کے ساتھ میں گزارش کروں گا کہ آٹے کی پالیسی کو revise کرکے آٹا کی جگہ گندم مہیا کی جائے - یہ پاکستانی عوام کے لئے بے حد فائدہ مند ہوگا - ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی جگہ لیتا ہوں -

جناب چیئرمین : خواجہ محمد صفدر -

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میں محترم قربان علی شاہ کی تجویز سے اتفاق کروں گا اور درخواست کروں گا کہ فیڈرل گورنمنٹ نے بنیادی طور پر جو پالیسی اس وقت اختیار کی ہوئی ہے تو جہاں تک خوراک کے مسئلے کا تعلق ہے - آپ اس سے عوام کی بھلائی کی بجائے ان کے لئے مشکلات پیدا کر رہے ہیں - اس وقت صورت حال یہ ہے کہ صرف شہروں میں نہایت قلیل مقدار میں ڈپوؤں کے ذریعے سستے نرخوں پر آٹا مہیا کیا جاتا ہے - اگلے روز جناب والا ! آپ نے اخبار میں دیکھا ہوگا کہ خانیوال شہر میں آٹے کی تقسیم راشن کارڈوں پر بجائے ۱۲ چھٹانک فی کس فی ہفتہ کے ایک سیر فی کس کر دی گئی - دیہاتوں کا حال یہ ہے کہ وہاں نہ آٹا ملتا ہے اور نہ گندم دستیاب ہے - دونوں نایاب ہیں - اگر ایک سو کروڑ روپے فیڈرل گورنمنٹ نے اناج سستے نرخوں پر فروخت کرنے کے لئے مختص کئے ہوئے ہیں تو اس کا فائدہ کوئی نہیں ہے کیوں کہ لوگ مجبور ہیں کہ وہ اس مہنگائی کے زمانے میں گندم بازار سے خریدیں - اگر حکومت واقعی لوگوں کی ہمدرد ہے ، غریبوں کی ہمدرد ہے ، مزدوروں کی ہمدرد ہے ، تو اسے چاہیئے کہ شہروں میں وہ لوگ جن کی آمدنی ۵۰۰ روپے ہے یا اس سے کم ہے ، ان سب کے لیے ان کی ضرورت کے مطابق گندم مہیا کرے - میں یقیناً اس بات کی تائید کروں گا اور تحریک کے محرک کے ساتھ اتفاق کروں گا کہ گندم مہیا کرنے سے وہ جو خرابیاں آٹا مہیا کرنے سے پیدا ہو چکی ہیں رفع ہو جائیں گی

لیکن اس پالیسی میں میں توسیع بھی چاہتا ہوں ۔ یہ صورت حال پیاسے کو سمندر سے شبنم دینے کے مترادف ہے ۔ اس ملک میں بے شمار غریب لوگ ہیں ۔ ملک کی آبادی کا ۶۸ فیصد حصہ ایسا ہے جس کی آمدنی ڈھائی سو روپے ماہوار سے کم ہے ۔ اس آبادی کے لئے تو گندم سستے نرخوں پر مہیا کی جانی ضروری ہے ۔ اگر حکومت ساری آبادی کے لئے سستے نرخوں پر گندم یا روٹی مہیا نہیں کر سکتی تو میں حیران ہوں کہ وہ حکومت یا پارٹی جو ''روٹی ۔ کپڑے اور مکان'' کے نعرے کے سہارے برسراقتدار آئی تھی ، اس کے اقتدار میں آنے کے بعد اس وعدے کا کیا حشر ہو رہا ہے ۔ میرا یہ مطالبہ ہے کہ اس پالیسی میں توسیع کی جائے ۔ نہ صرف شہر کے غریب عوام بلکہ دیہات میں بے شمار لوگ زمین کے مالک نہیں ہیں ۔ چند لاکھ لوگ ایسے ہیں جو اپنی گندم پیدا کر کے خود کھاتے ہیں ۔ ان سب کو سستے داموں گندم مہیا کی جائے ۔ دیہات میں بے شمار لوگ ایسے ہیں جن کے پاس زمین نہیں ہے ۔ جن کا پیشہ کاشتکاری بھی نہیں ہے ۔ یعنی وہ کسی کے مزارع بھی نہیں ہیں ، اُن کا تصور فرمائیے ۔ وہ کسی ڈپوؤں پر نہیں جا سکتے ۔ اگر وہ جاتے ہیں تو ان کو دھکے مارے جاتے ہیں ۔ ان لوگوں کو مجبوراً کھلی منڈی میں جانا پڑتا ہے ۔ جناب والا ! میں حیران ہوں کہ محترم محرک نے ارشاد فرمایا ہے کہ کراچی میں گندم کا ریٹ ۴۰ - ۴۵ روپے ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ وہ تو جنت میں بستے ہیں ۔ میرے اپنے ضلع سیالکوٹ میں گندم کا بھاؤ ۶۰ - ۷۰ روپے ہے ۔ اس بھاؤ پر بھی نہیں ملتی خبر نہیں کہاں گئی ہے ! جب یہ پالیسی زیر بحث آئے گی تو اس کے متعلق تفصیل سے عرض کروں گا ۔ گندم اگرچہ ۶۰ - ۷۰ روپے من ہے ۔ اس کے باوجود لوگوں کو منتیں کرنی پڑتی ہیں ، چوری کرنی پڑتی ہے ۔ اگلے روز ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

راؤ عبدالستار : خواجہ صاحب ایسی بات نہیں ہے ۔ یہ بات نہ کریں ۔

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! میں انھی کے علاقے کی بات کرتا ہوں ۔ پنجاب اناج کا گھر کہا جاتا ہے اور لائیلپور پنجاب میں اناج کا گھر ہے ۔ جناب والا ! وہاں پچاس روپے من آٹا فروخت ہو رہا ہے جیسا کہ اخبار میں شائع ہوا ہے ۔ کیا یہ غلط ہے ؟ اگر غلط ہے تو اس کی تردید کی جاتی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

راؤ عبدالستار : غلط ہے ۔

خواجہ محمد صفدر : مہربانی کر کے غلط خبر کی اخبار کے ذریعے تردید فرما دیا کریں ۔ گورنمنٹ کی طرف سے قطعاً اس کی تردید نہیں کی گئی کہ لائل پور میں آٹا پچاس روپے فی من بک رہا ہے تو میرا پوائنٹ یہ ہے کہ موجودہ صورت حال

[Khawaja Mohammad Safdar]

میں بہت کم لوگوں کو اس پالیسی سے فائدہ پہنچ رہا ہے - اگر یہ مان لیا جائے کہ اچھی قسم کا آٹا دیا جا رہا ہے - بہتر قسم کا آٹا دیا جاتا ہے - پھر بھی نہایت قلیل تعداد میں لوگوں کی مختصر ضرورت کو بھی پورا نہیں کیا جا رہا ہے - آپ مانتے ہیں کہ ایک بالغ آدمی کو کم از کم آٹھ چھٹانک روزانہ آٹا درکار ہوتا ہے - یہ ہفتے میں ایک سیر آٹا دیتے ہیں - یعنی دو چھٹانک یومیہ آٹا مہیا کرتے ہیں - ظاہر ہے کہ اس سے اُن کی ضرورت پوری نہیں ہوگی - اُن کو لازمی طور پر بازار میں جانا پڑے گا اس لئے میری درخواست یہ ہے - میں اس ایوان کی معرفت سے حکومت کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ لوگوں کی ضروریات کو کماحقہ پورا کیا جائے - اگر ایک آدمی کا آٹھ چھٹانک گندم سے پیٹ بھرتا ہے تو اُس کو آٹھ چھٹانک گندم دی جائے اور جب گندم مہیا کرنے کا فیصلہ ہو تو گندم دو چار دن یا ہفتے کے لئے نہ دی جائے - بلکہ خریدار کو مہینے بھر کا راشن دیا جائے تاکہ وہ چکی سے پسوا کر اپنی ضرورت کو پورا کر سکے - اس لئے جناب والا ! میں یہ چاہتا ہوں کہ اس پر خواہ ۱۰۰ کروڑ روپے خرچ ہوں یا اس سے زیادہ خرچ ہوں میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے - اس ملک کے عوام پہلے ہی ٹیکسوں کے بوجھ تلے پس رہے ہیں - حکومت کو چاہیئے کہ وہ اپنے موجودہ مصارف کو کم کرے اور عوام کی بنیادی ضروریات کو پورا کرے اور ہر غریب آدمی کی ضرورت کو کماحقہ پورا کرنا چاہیئے اور اُس کو اُس کی ضرورت کے مطابق گندم ملنی چاہیئے اور جب یہ فیصلہ ہو جائے کہ گندم مہیا کی جائے گی تو گندم دو چار دن یا ہفتہ کی مہیا نہ کی جائے بلکہ مہینے بھر کے لئے مہیا کی جائے تاکہ لوگوں کو اپنی ضرورت کے لئے ایک ماہ میں صرف ایک بار ڈپو پر جانا پڑے اور مہینے میں ایک بار چکی سے گندم پسوانی پڑے - ان الفاظ کے ساتھ میں اس تحریک کی پر زور حمایت کرتا -

Mian Arif Iftikhar :* Sir, I wish, with your permission, to join my honourable colleague, Sanator Mr. Qurban Ali Shah, in the motion that he has put before the House. I differ with Khawaja Mohammad Safdar when he says that the Government of Pakistan — the present Government of Pakistan — and the Peoples Party, after coming into power have not been interested or are not interested in the question of 'Roti', 'Kapra' and 'Makaan'. Had that not been the case or had that been the case, as he had stated, there would never have taken place what has taken place — insufficient though that may be — and it will take some time before they fully realise it. The land reforms that have taken place in this country and the setting up of a system of rural cooperatives ....

Khawaja Mohammad Safdar : How far the Senator, Mr. Arif Iftikhar, is relevant in referring to land reforms ?

---

*Specch not corrected by the honourable senator.

Mian Arif Iftikhar :* I will point out how far I am relevant if you hear me patiently. You have said that this is a political party which has come into power on the basis of the 'Naara' of 'Roti' 'Kapra' and 'Makaan' and, therefore, when you have made that statement, and I presume that you are not paying us any compliment, you are expecting that is what the Peoples Party has come to do. I am supporting the Senator in saying that it would be a crime for the Federal Government to continue knowingly to subsidize wheat or Atta, particularly Atta, because that is where adulteration has taken place at a central level for the provinces when its availability, as the Senators Mr. Qurban Ali Shah and Khawaja Mohammad Safdar have pointed out, is in a very limited amount and in a manner which makes it undigestable and uneatable totally. If this is the state of affairs in towns and cities, it is not a failure of intent ; it is a failure—as has been in the past—of bureaucracy to be able to try and bring itself into tune with the policies of a progressive government, which is basing its policies upon the welfare of the people. No single government can succeed in expecting to stay in power, and no one is more cognizant of this than the Pakistan Peoples Party, unless and until it provides the basic necessity of life, *i.e.* food, to its population. It is humanly impossible for the Federal Government to go and take action. It would be the honourable Members of the Opposition who would rise up and point out that it is an encroachment upon their sacred rights of provincial autonomy if the Federal Government were to send around its own Inspectors to look into the matter of provincial food distribution. However, it is a lapse—a deplorable lapse—on the part of the bureaucracy trained as it is in British Colonial tradition, trained in a tradition of vaccillation, trained in a tradition of procrastination and a bureaucracy which is one of the many misbegotten children of the British Colonial Imperialist rule in this country. It is that very bureaucracy today that is conniving with those who are not interested in the welfare of Pakistan, who are not interested in the welfare of the rural areas which from 85% population of this country, who are the providers—after God—of bread for this country, and for whose sake these land reforms have taken place, and for whose sake a system of rural cooperatives will have to be set up, so that in becoming self-sufficient in food, we will be able to hold our heads high amongst the Comity of Nations, and not go every time to the honourable World Bank "closed" and the International Monetary Fund "closed" and be eternal debters of Richard Nixon's Mill House administration who is himself being impeached.

So, my humble suggestion is that it is wheat which should be subsidized and not Atta, and that its distribution should be done through a system of rural cooperatives in which the growers the small growers of the areas should be actively associated with the supply and distribution of wheat otherwise if 'Ghee' can be nationalised, if banks can be nationalised, if insurance companies can be nationalised, if maritime shipping can be nationalised and if petroleum refineries can be nationalised ; then why not this the most important of all things ? Incidentally, if the Federal Government should feel that it has not got the money, and I am sure it has got the money, to be able to do so then they should stop paying compensation to those, about whom

*Speech not corrected by the honourable Senator.

[Mian Arif Iftikhar]

my senior friend Khawaja Mohammad Safdar, no doubt out of a convenient lapse of economic memory, has decided to indulge in the economy both of words and of intent, either wittingly or unwittingly, I mean the bank owners and they should not compensate those owners of insurance companies, should not compensate those owners of maritime shipping because they have succeeded in getting back their returns according to the theory of surplus value one hundred billion times over. They are quite well off and their bungalows in Defence, in PECHS, in Gulberg and in GOR are not going to be disturbed. I assure you that they will succeed in getting two square meals a day but it is part and parcel of the Peoples Party's programme that we are going to bring about a rationalist and an Islamic Socialist Welfare State in this country. And in order so to do, I believe that the subsidy if it is to be increased should be the subsidy to the small farmers, subsidy to the formation of its rural cooperation, subsidy to the persons who are the producers......

مفتی ظفر علی نعمانی : پوائنٹ آف آرڈر - یہ اسلامی سوشلزم کے لفظ کو واپس لیں - ہمارے آئین میں ہے کہ دس سال کے اندر ملک میں اسلامی قانون کا نفاذ کیا جائیگا - انھوں نے فرمایا ہے کہ اسلامی سوشلزم کا نفاذ کیا جائے گا ------

میاں عارف افتخار : اگر آپ کو اسلامی سوشلزم سے اتنی ہی نفرت ہے تو میں اسلام ہی کافی سمجھتا ہوں - جو کہ مکمل ضابطۂ حیات ہے - لیکن یہ اسلام کی آڑ لے کر جاگیرداروں کا تحفظ کرتے ہیں -

Khawaja Mohammad Safdar : Point of order, Sir. The honourable Senator is not relevant.

Mian Arif Iftikhar : Sir, I joined at a very wrong time. May I request......

Mr. M. Zahurul Haq : Mr. Chairman, I seek your ruling that he is relevant or not.

Mr. Chairman : On what point ? You point out to me his remarks. I wouldn't allow him to give sermon on his political views, but since Khawaja Sahib had made mention of couple of things like 'Makan' and 'Roti', he was just referring to it.

Sardar Mohammad Aslam : Point of order, Sir. He can speak only for ten minutes and he can't speak for more than ten minutes.

Mian Arif Iftikhar : Sir, I am going to remark in association with honourable Senator......

Mr. Chairman : Will you please listen to me. The mover can speak for thirty minutes, the Minister giving reply can speak for thirty minutes and the participants can speak for only ten minutes. You are exceeding the time-limit but as a matter of courtesy, I can give you only one minute.

Mian Arif Iftikhar : Sir, subject to the matter under consideration that whether it is the supply of wheat, whether it is the supply of cloth, whether it is the supply of necessities of life, if it is necessary for the Federal Government to tax the average man in the street to be able to subsidize the supply, it should be done not through the form of taxation but that subsidy should be given :—

(*a*) When it is correctly being followed at the Provincial level without interference with the Provincial autonomy.

(*b*) I see no reason why compensation should be given if lack of fund is going to be supplied in sufficient quantity as necessary for a man.

Mr. Chairman as pointed out by Sardar Sahib, and my attention has been drawn to a rule which is unfortunately very rigid that I can speak only for ten minutes because this is not a Bill but a motion that we are discussing, therefore, I conclude, Sir.

مفتی ظفر علی نعمانی : نماز کا وقت ہوگیا ہے ۔ اب باقی نماز کے بعد ہو جائے گا ۔

Mr. Chairman : The House is adjourned for Maghrib Prayers for twenty minutes. We shall reassemble at 7.45.

(The House was then adjourned for Maghrib Prayers)

(The House reassembled after Maghrib Prayers)

جناب چیئرمین : مسٹر شیر محمد خان ۔

جناب شیر محمد خان : *جناب چیئرمین ! میں اس قرارداد کی جو اس ایوان میں سینیٹر قربان علی شاہ کی طرف سے پیش ہوئی ہے حمایت کرتے ہوئے بصد احترام خواجہ محمد صفدر صاحب سے تھوڑا سا اختلاف کرتا ہوں کہ انھوں نے کمال ہوشیاری سے جہاں قربان علی شاہ کی قرارداد کی حمایت کی وہاں پاکستان پیپلز پارٹی کے اوپر نکتہ چینی کی ہے اور کہا ہے کہ ایک ایسی پارٹی جو کہ عوام کے ساتھ روٹی کپڑے اور مکان کا وعدہ کر کے برسراقتدار آئی ہے ۔ وہ عوام کے لئے اس مشکل کا باعث بنی ہے ۔ جناب والا ! جہاں تک پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت کا تعلق ہے اس نے یہ پالیسی اس نیت سے adopt کی تھی کہ غریب عوام کا فائدہ ہو، بھلا ہو اور اگر غریب لوگوں کا ، مزدور لوگوں کا ، محنت کش لوگوں کا بھلا مدنظر نہ رکھا ہوتا اور ان کی یہ

*Speech not corrected by the honourable Senator.

[Mr. Sher Mohammad Khan]

نیت نہ ہوتی تو گورنمنٹ کو ایک ارب روپیہ بطور subsidy خرچ کرنے کا یہ بوجھ نہ اٹھانا پڑتا - اس گورنمنٹ کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ مہنگی قیمت پر گندم لے کر سستے ریٹ پر غریب لوگوں کو آٹا مہیا کرے اور اس مقصد کے لیے یہ پالیسی adopt کی گئی تھی - لیکن اب اس پالیسی سے جو کہ اس ملک میں چل رہی ہے - وہی پالیسی اس خرابی کا موجب ہے - وہ پالیسی یہ ہے کہ ہر ایک کی عزت دولت کی بنیاد پر ہے - جس قدر سرمایہ دار ہوگا اور بڑا مالک ہوگا اس کی اتنی ہی عزت معاشرے میں ہوگی - اگر اس بنیادی پالیسی کی ٹھیکیداری چھوڑ دی جائے تو ہمارے محترم اپوزیشن کی بنچوں پر بیٹھے ہوئے مہربان دوست ـ ـ ـ ـ ـ ـ

خواجہ محمد صفدر : سیٹھ ہیں -

جناب شیر محمد خاں : میں نے دوست اور مہربان کہا ہے کہ وہ بیٹھے ہوئے ہیں - جناب والا ! بنیادی مسئلہ یہی ہے کہ یہاں پر کہا یہی جاتا ہے کہ مزدور ، محنت کش ، غریب عوام لیکن ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس پالیسی کے ذریعے سرمایہ داروں ، کارخانہ داروں اور بڑے بیوروکریٹس کے مفادات کا تحفظ ہوتا ہے - جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ اتفاق کریں کہ ملکی معیشت کی اساس اسلامی سوشلزم پر ہو تو ان کو بخار چڑھ جاتا ہے - وہ کہتے ہیں کہ ملک کے دستور میں اسلامی سوشلزم کا نام نہیں ہے اس لئے ایوان میں اسلامی سوشلزم کا نام نہ آئے -

جناب والا ! یہ حالات ہیں - ہم کہتے ہیں کہ آئیں اس بات پر اتفاق کریں کہ اسلامی سوشلزم ملکی معیشت کی اساس ہو - تو پھر سبسیڈیز کی ضرورت بھی نہیں رہے گی - کارخانہ داروں کو corruption کرنے کا موقع نہیں ملے گا اور نہ امکان ہوگا اور نہ بیوروکریٹس دھاندلیاں کر سکیں گے - جس طرح قربان علی شاہ نے فرمایا - خانہ کعبہ میں کوئی دعا بھی نہیں کر سکے گا کہ اللہ مجھے فوڈ ڈائریکٹر بنا دے - پھر فوڈ ڈائریکٹر بننے کی کوئی دعا نہیں ہوگی کیوں کہ بنیادی سوچ اور تصور یہ ہوگا کہ جو شخص محنت کرے گا وہی زیادہ عزت کا مالک ہوگا - اسی فلسفہ کی ہمارے پیغمبر خاتم النبین نے تلقین کی اُن کا فلسفہ یہی تھا کہ جو زیادہ محنت کرے گا وہی خدا کا حبیب ہوگا - اُنھوں نے کہا تھا کہ :

"الکاسب حبیب اللہ"

محنت کش لوگ خدا کے دوست ہیں -

آنھوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ فوڈ ڈائریکٹر خدا کا دوست ہے - آنھوں نے یہ کبھی نہیں کہا تھا -

جناب والا ! ہمارے ملک میں گندم میں تھوڑی سی خرابی کرنے کے لئے جوار ملا دیتے ہیں - اس کو کیا کہتے ہیں ؟

جناب چیئرمین : ملاوٹ -

(قہقہے)

حاجی سید حسین شاہ : پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا ! محترم ممبر وعظ کر رہے ہیں یا سینٹ میں بحث کر رہے ہیں -

(مداخلت)

جناب چیئرمین : ابھی تک تو آنھوں نے capitalism کو condemn کیا ہے -

جناب شیر محمد خان : جناب والا ! میں عرض کر رہا تھا کہ بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ ایک ارب روپے کی subsidy پر حکومت جو روپے خرچ کر رہی ہے یہ رقم ملکی خزانے سے خرچ ہو رہی ہے - حکومت کے اس خرچ سے عوام کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا - وہی subsidy جو آٹے پر دی جاتی ہے وہ گندم پر دی جائے تو یہ مشکل ختم ہو جائے گی اور اس کا ازالہ بھی ہو سکتا ہے - ان گزارشات کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں اور قربان علی شاہ کو سپورٹ کرتا ہوں -

جناب چیئرمین : زمرد حسین -

جناب زمرد حسین : جناب والا ! اس وقت زیر بحث موضوع آٹے کی سپلائی کے متعلق مرکزی حکومت کی پالیسی ہے - بہت سے ممبران اس موضوع پر بول چکے ہیں - میں اس سلسلے میں اس پالیسی پر ایک نئے رخ سے بات کرنا چاہتا ہوں - وہ نیا رخ یہ ہے -

جناب والا ! اس ملک میں ایک صوبہ بلوچستان بھی ہے - وہاں آٹے کی سپلائی کے سلسلے میں مرکزی حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ وہاں ۴/۱ علاقے میں لوگوں کی ناکہ بندی کر دی گئی ہے اور وہاں آٹا نہیں پہنچتا - اس سلسلے میں گزارش کروں گا - - - - - -

Major-General (Retd.) Jamal Dar : Is it relevant ?

جناب چیئرمین : وہ ابھی تو بولے بھی نہیں - مجھے پتہ نہیں کہ وہ کیا کہیں گے -

جناب زمرد حسین : جناب والا ! آٹے کی سپلائی کا تعلق مرکزی حکومت سے ہے -

Mr. Qurban Ali Shah : Point of order.

جناب والا ! یہ سارا irrelevant ہے - وہ اس کے لئے علیحدہ موشن لے آئیں amendment لے آئیں - اس کا اس سے تعلق نہیں ہے -

جناب زمرد حسین : میں اس پالیسی کے متعلق گزارش کروں گا بلوچستان کے سلسلے میں- آٹے کی سپلائی کے متعلق مرکزی حکومت کی پالیسی بلوچستان کے متعلق یہ ہے کہ پورے رقبہ کے ۱/۴ حصہ میں آٹے کی سپلائی روک دی جائے اور ناکہ بندی کر دی جائے -

جناب چیئرمین : مسٹر زمرد حسین ، میری بات سنیں - گورنمنٹ کی بڑی بڑی پالیسیاں ہوتی ہیں - ۵۰ - ۱۰۰ پالیسیاں ہیں - ہمارے سامنے مسئلہ ، معاملہ یہ ہے کہ وہی پالیسی criticise کرتے ہیں جو قربان علی شاہ نے پیش کی ہے - اس میں amendment ہوئی ہے - اس پر آپ بحث کریں کہ یہ اچھی ہے یا خراب ہے - یہ اس وقت سندھ میں ہے یا بلوچستان میں ہے اس سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے - جو موشن ہاؤس کے پاس ہے - amended form میں :

> "Only the policy relating to supply of Atta at subsidized rates."

آپ اس پر بحث کریں - دیکھئے ناں یہ تو آپ کی لیاقت ہے کہ آپ کس طرح اس پر تنقید کرتے ہیں - ایک پالیسی دوسری پالیسی سے نکلتی ہے اور اس کو ٹیڑھا کر کے دوسری طرف لے جانا ٹھیک نہیں ہے - اس وقت اس موشن میں جو بات آپ کہہ رہے ہیں اس کا کوئی تعلق نہیں ہے -

جناب زمرد حسین : جناب والا ! مصیبت تو یہ ہے کہ بلوچستان کے لوگ نا اہل ہیں - بلی کے خواب میں چھیچھڑے والی بات ہے - ہم کسی مسئلہ پر بولتے ہیں تو ہمیں بلوچستان نظر آ جاتا ہے - میں کوشش کروں گا کہ اس موشن پر جو subsidy کے متعلق ہے بات کروں - جناب والا ! subsidize کرنے کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان کے غریب عوام کو سستے داموں آٹا فراہم کیا جا سکے - جب ہم یہ کہتے ہیں کہ بلوچستان کے لوگوں کو آٹا نہیں پہنچتا اور اس کے متعلق ہم بات کرتے ہیں تو آپ کہہ دیتے ہیں کہ آپ پالیسی سے باہر جا رہے ہیں -

جناب چیئرمین : پالیسی اس وقت زیر بحث یہ ہے کہ subsidy جو ہے وہ غلط ہے یا درست ۔ اس کے متعلق آپ کہیں ۔ یہ جو آپ کہہ رہے ہیں ، اس پر کسی اور موقع پر ، کسی موشن پر آپ کہہ سکتے ہیں لیکن اس وقت جو پالیسی زیر بحث ہے تو اس پر آپ یہ نہیں کہہ سکتے ۔ اس وقت زیر بحث پالیسی یہ ہے کہ گندم subsidized rates پر دی جائے ۔ اس پالیسی پر تنقید کریں ۔

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! یہی وہ کہہ رہے ہیں کہ ایک ارب روپے کے صرف سے بلوچستان کے صوبے کو کوئی منفعت نہیں مل رہی ہے ۔

جناب چیئر مین : وہ یہ کہتے ہیں کہ مرکزی حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ بلوچستان کے $\frac{1}{4}$ حصے میں آٹا مت دو ۔

سردار محمد اسلم : جناب والا ! میں عرض کروں گا کہ آٹا subsidize ہو رہا ہے ۔ اس کی بجائے گندم subsidize کی جائے ۔

جناب زمرد حسین : موشن میں یہ کہیں نہیں ہے ۔

سردار محمد اسلم : جناب والا ! subsidized rates پر بحث ہو رہی ہے ۔

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے کہ اب آپ ٹھیک طرح سمجھ گئے ہوں گے ۔

جناب زمرد حسین : جناب والا ! میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ بلوچستان کے عوام کو بھی اس رقم سے جو subsidy کے طور پر قومی خزانے سے خرچ ہو رہی ہے فائدہ ہو ۔

جناب والا ! میرا یہ پوائنٹ ہے کہ بلوچستان کی آبادی کے $\frac{1}{4}$ رقبے کو اس فائدے سے محروم رکھا جاتا ہے ۔ اس کی ذمہ داری مرکزی حکومت پر ہے ۔ اس مسئلے کو دور کرنا چاہیئے ۔

جناب قربان علی شاہ : میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے اور subsidy کے متعلق اپنی تقریر میں بھی واضح کیا ہے کہ subsidy کی سہولت شہروں میں مہیا کی جاتی ہے ، دیہاتوں میں نہیں ۔ یہ ان کی تجویز ہے کہ دیہاتوں میں subsidize کرکے آٹا مہیا کیا جائے جو کہ اس پالیسی سے محروم ہیں ۔

جناب زمرد حسین : جناب والا ! بلوچستان کے سارے علاقے میں آٹا پہنچایا جاتا ہے ۔ سارے دیہات میں سپلائی ہوتی ہے ۔

جناب چیئرمین : یہ تو صوبائی معاملہ ہے - صوبے میں کس طرح تقسیم کرتے ہیں ، کس کو وہ محروم کرتے ہیں ، کس کو نہیں کرتے ہیں اس کا پالیسی سے کوئی تعلق نہیں ہے -

جناب زمرد حسین : جناب والا ! مسئلہ کا بہتر حل یہ ہے — جناب والا !

پاکستان پیپلز پارٹی اُس پروگرام پر یقین بھی رکھتی ہے — اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ بنیادی ضرورت کی چیزوں کو nationalise کر لیا جائے - لیکن میں اس تجویز کی اس فلور پر حمایت نہیں کروں گا - کیونکہ حکمران پارٹی نے پہلے جن چیزوں کو nationalise کیا ہے - اگر وہ پہلے لوگوں کو کچھ مل جاتی تھیں تو اب وہ اس سے بھی محروم ہو گئے ہیں - میں اس لئے اسے support نہیں کروں گا کہ حکومت اس کو nationalise کر لے - کیونکہ ہم نے یہ دیکھا ہے کہ جو آٹا ملک میں تقسیم کیا جا رہا ہے اور آٹا تقسیم کرنے کے لئے بھی پیپلز پارٹی کا آدمی ہونا ضروری ہے - اگر کوئی آدمی پیپلز پارٹی کا ممبر نہیں ہے - تو آٹا تقسیم کرنے کی ذمہ داری اُس کے سپرد نہیں کی جاتی -

جناب چیئرمین : یہ تو پرسنل بات ہو گئی -

جناب قربان علی شاہ : جناب والا ! یہ مسلسل غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں -

Mr. Ihsannul Haq : There are people in Lahore who are not connected with Peoples Party but they have got ration depots.

Mr. Chairman : All of you please resume your seats.

خواجہ محمد صفدر : پچھلے دنوں اخبار میں آیا تھا کہ سندھ میں تمام ڈپو پاکستان پیپلز پارٹی سے واپس لے لئے جائیں کیونکہ انہوں نے بد دیانتی سے کام لیا ہے - ان کی یہ حالت ہے -

(مداخلت)

Mr. Chairman : Wait, wait.

جناب قربان علی شاہ : صوبائی وزیر خوراک نے اس کی تردید بھی کر دی تھی اور وہ تردید تمام نیشنل پریس میں چھپی تھی - خواجہ صاحب آپ کیوں ایسی باتیں کرتے ہیں ؟

جناب چیئرمین : زمرد حسین صاحب مجھے آپ کا لحاظ بھی ہے کیونکہ آپ کافی عرصہ باہر رہے ہیں اور آپ کی پہلی تقریر ہے ۔

جناب زمرد حسین : جناب باہر کہاں رہا ہوں ۔ جیل کے اندر رہا ہوں ۔ باہر تو اب آیا ہوں ۔

جناب چیئرمین : میرا مطلب ہے کہ سینٹ سے باہر رہے ہیں ۔

جناب قربان علی شاہ : در اصل انھیں کوئی موضوع نہیں مل رہا ہے ۔ یہ خود ہی ایک تجویز دیتے ہیں کہ nationalise کر لیں ۔ پھر خود نکتہ چینی کرنے کے لیے مواد نکال لیتے ہیں ۔

جناب زمرد حسین : جناب میں اس تجویز کا بنیادی طور پر حامی ہوں ۔ جب بلوچستان میں نیشنل عوامی پارٹی کی حکومت تھی تو بنیادی ضروری اشیاء کو نیشنلائز کرنے کی ایک تجویز تھی ۔ یہاں میں اس تجویز کی حمایت کرتے ہوئے ڈرتا ہوں ۔ کہ رولنگ پارٹی کی اس تجویز کی اگر میں حمایت کروں اور رولنگ پارٹی اس تجویز پر عمل کرے ۔ تو لوگوں کے لئے بہت سی مشکلات پیدا ہو جائیں گی ۔ لوگوں کے لئے ایک مسئلہ کھڑا ہو جائے گا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جناب قربان علی شاہ : جناب یہ ایک اور موضوع پیدا ہو گیا ہے ۔ اس طرح ایوان کا وقت ضائع کیا جا رہا ہے ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : اب تو وہ ٹھیک بول رہے تھے ۔ وہ ایک suggestion دیتے ہیں کہ اس کو nationalise کر لیں ۔

جناب زمرد حسین : بالکل جناب میں اس تجویز پر یقین رکھتا ہوں کہ اس ملک میں بنیادی ضرورت کی اشیاء کو nationalise کر لینا چاہیئے ، اس کو قومی ملکیت میں لے لینا چاہیئے ۔ جب تک اس قسم کی چیزیں قومی ملکیت میں نہیں لی جاتی اس وقت تک اس ملک کے سرمایہ دار بلیک مارکیٹر hoarding کرنے والے عوام کو کبھی سستے داموں چیزیں مہیا نہیں ہونے دیں گے ۔ لیکن میں اپنے اس خوف کی وجہ سے جو میرے ذہن میں موجود ہے اور اس کی وجہ سے میں اتنا خوف زدہ ہو چکا ہوں کہ یہ کہنے کی جرأت نہیں کرتا کہ اس کو نیشنلائز کر لیں ۔ حضور والا ! میں نے آپ کو بتایا ہے کہ NAP گورنمنٹ کی یہ تجویز تھی اور اس تجویز پر عملدرآمد ہونے کے قریب تھا ۔ مگر اس ملک میں جمہوریت چونکہ بہت زیادہ ہے ۔ لہذا اکثریتی پارٹی کی حکومت کو توڑ دیا گیا ۔ ورنہ اس تجویز پر عملدرآمد ہو چکا ہوتا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جناب قربان علی شاہ : یہ irrelevant تقریر ہے - پہلی بات یہ ہے کہ یہ جو پالیسی ہے - یہ خود ایک سرکاری شعبہ ہے اور اس سرکاری شعبے کو مزید نیشنلائز کیا مسلمان کریں گے - دوسری بات یہ ہے کہ یہ خود ہی ایک تجویز دیتے ہیں اور پھر اس تجویز پر تقریر میں نقطہ چینی شروع کر دیتے ہیں -

جناب چیئرمین : قربان علی شاہ صاحب relevant اور irrelevant میں فرق تو کیجئے - یہ ان کی suggestion ہے - کوئی کہتا ہے کہ آٹا کی بجائے گندم ملنی چاہیئے - اگر وہ کہتے ہیں کہ اس کو نیشنلائز کر لیں تو اس میں قباحت کی کیا بات ہے ؟

جناب قربان علی شاہ : سر وہ ایک سرکاری شعبہ ہے -

جناب چیئرمین : وہ کہتے ہیں کہ اس کو nationalise کریں - وہ ایک تجویز پیش کرتے ہیں - آپ انھیں کیسے منع کر سکتے ہیں ؟ پالیسی یہ ہے کہ آٹے کو subsidize کرنا غلط ہے - آٹے کی بجائے گندم کو subsidize کریں - لیکن وہ کہتے ہیں کہ اس کو نیشنلائز کریں - باقی دوسری $\frac{1}{4}$ والی بات جو ہے کہ بلوچستان کو کیا دیں - وہ irrelevant ہے - میں نے ان کو پہلے ہی کہہ دیا ہے -

جناب قربان علی شاہ : جناب وہ نیپ کے پروپیگنڈے تک پہنچ گئے ہیں -

جناب زمرد حسین : جناب پیپلز پارٹی اسلامی سوشلزم کا دعویٰ کرتی ہے - اگر میں نے یہ کہا ہے کہ نیپ نے ایک فیصلہ کیا ہے تو میں نے کوئی جرم تو نہیں کیا -

جناب قربان علی شاہ : نیپ کے زمانے میں wheat کی سمگلنگ بھی ہوتی تھی -

جناب زمرد حسین : تو اب کونسی بند ہو گئی ہے -

خواجہ محمد صفدر : جناب رئیسانی صاحب نے حال ہی میں اپنی پارٹی کے اراکین کو سرٹیفیکیٹ دیا ہے اور وہ انھی کے چیف منسٹر ہیں -

Mr. Chairman : Order, order. All of you please resume your seats. Thank you very much for this co-operation.

زمرد حسین صاحب آپ کا وقت بھی ختم ہو گیا ہے اور میرا دل بھی نہیں چاہتا کہ آپ کو کہوں کہ آپ تقریر ختم کر دیں تو مہربانی کر کے اس پالیسی کی بابت بھی کوئی بات کہیں - بلوچستان کی باتیں تو ہو چکی - میں آپ کو یہ نہیں کہتا کہ اس کا اس کے ساتھ تعلق نہیں ہے - لیکن آپ کسی اور موقع کی تلاش میں رہیئے -

جناب زمرد حسین : بہر حال میرے خیال میں اگر آپ نے اس ملک میں لوگوں کو سستے داموں چیزیں مہیا کرنی ہے تو ایک مخلص انتظامیہ اس کا بہترین حل ہے - بس یہی ایک تجویز ہے کہ اس کو قومی ملکیت میں لے لیا جائے - باقی آپ جتنی تجویزیں بھی لائیں گے وہ بے معنی ہوں گی - اس میں سے نوکر شاہی کوئی نہ کوئی راستہ نکال لے گی - کوئی سرمایہ دار راستہ نکال لے گا - کوئی زمیندار نکال لے گا - کوئی جاگیردار نکال لے گا اور لوگوں کا مسئلہ جوں کا توں اپنی جگہ قائم رہے گا -

Mr. Chairman : Thank you very much. There is no other speaker? Nomani Sahib, do you want to speak ?

Mufti Zafar Ali Nomani : Yes, Sir.

Mr. Chairman : I am sorry. After Mr. Ihsanul Haq, you will be the next speaker.

بے ادبی معاف وہ آپ سے پہلے اٹھے تھے - اب ان کی باری ہے - ان کے بعد آپ بے شک بول سکتے ہیں اور پھر میرے خیال میں نعمانی صاحب کے بعد ختم کر دیں تو اچھا ہے -

میاں احسان الحق : *جناب والا ! جیسا کہ قربان علی شاہ صاحب نے فرمایا ہے کہ آٹے کی کوالٹی اچھی ہونی چاہیئے اور اس پر بحث کی جائے - اس وقت وزیر صاحب یہاں موجود ہیں لہذا وہ صوبائی حکومتوں سے رابطہ قائم کریں اور آٹے کی کوالٹی کو improve کرائیں - جناب والا ! جہاں تک قربان علی شاہ صاحب نے گیہوں دینے کے متعلق کہا ہے اور جیسا کہ سب ممبران کو معلوم ہے کہ جتنے بارڈر ٹاؤن ہیں وہاں بوگس قسم کے راشن کارڈ بنے ہوئے ہیں اگر ان کو راشن کارڈ پر گندم دی جائے گی تو وہ گندم بارڈر ٹاؤن سے سمگل ہو جانے کے زیادہ chances ہیں اور اگر آٹا دیا جائے تو آٹے کی معیاد زیادہ سے زیادہ آٹھ دس دن ہوتی ہے - اس لئے آٹا سمگل ہونے کا کم امکان ہے جہاں تک آٹے کو subsidize کرنے کا تعلق ہے - گورنمنٹ سو کروڑ روپیہ بطور subsidy دے رہی ہے - اب پوزیشن یہ ہے - اگر ممبران صاحبان غور سے دیکھیں کہ جو آٹا راشن ڈپوؤں سے دیا جاتا ہے اس میں سے کسی حد تک سوجی اور میدہ نکال لیا جاتا ہے - سوجی اور میدہ اس حد تک نکالا جاتا ہے کہ آٹے کی طاقت ڈاکٹری معیار کے مطابق پوری رہے اور اگر آٹے کی بجائے لوگوں کو گندم دی جائے تو پھر اس کا مطلب یہ ہو گا کہ یہ subsidy سو کروڑ روپے سے بڑھ کر ۱۵۰ کروڑ روپے ہو جائے گی اور ہماری حکومت مزید subsidize کرنے کے قابل نہیں ہے - اس لیے میں یہ کہوں گا کہ جہاں تک آٹے کی

*Speech not corrected by the honourable Senator.

[Mian Ihsanul Haq]

کوالٹی کا تعلق ہے ، اسے ضرور اچھا ہونا چاہیئے - فیڈرل گورنمنٹ کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے اور صوبائی حکومتوں سے رابطہ قائم کرنا چاہیئے تاکہ لوگوں کو آٹا اچھا ملے - جہاں تک گیہوں دینے کا تعلق ہے وہ suggestion practicable نہیں ہے کیوں کہ لاہور شہر کی آبادی اس وقت تقریباً بیس بائیس لاکھ ہے اور اگر راشن کارڈوں کو دیکھا جائے تو ان کی تعداد تقریباً ۳۵ لاکھ بن جاتی ہے تو ان گزارشات کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

جناب چیئرمین : مفتی ظفر علی نعمانی -

مفتی ظفر علی نعمانی : *جناب چیئرمین ! آٹے اور گندم کا مسئلہ ایسا مشکل مسئلہ ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس کو حل کرنے کے لئے اس پر لازمی توجہ کرنی چاہیئے کیوں کہ لوگ زیادہ تر شہروں کی طرف جاتے ہیں اور شہروں میں راشن بندی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ شہروں میں زیادہ گورنمنٹ ملازمین رہتے ہیں اور گورنمنٹ نے ان ملازمین کے لئے مہنگائی کا کچھ نہ کچھ علاج کیا ہے - اب گزارش ان دیہات میں بسنے والے غریب لوگوں کے لئے ہے جن کو ۵۰ روپے اور ۳۵ روپے مہنگائی الاؤنس نہیں ملتا اور نہ ان کو مل سکتا ہے - ادھر سے بھی ان کو کوئی حصہ نہیں ملتا اور نہ ان کو راشن کارڈ دیئے جاتے ہیں - آپ چاہے گندم دیں یا آٹا دیں اس کو ہر صوبے کے دیہاتوں تک دیا جائے - عام طور پر یہ تصور کیا جاتا ہے کہ دیہاتیوں کے پاس گندم ہوتی ہے لیکن اب تو ان کے پاس گندم ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس لئے کہ حکومت نے یہ جو صورت حال پیدا کر دی ہے کہ گندم گاؤں گاؤں سے گھوم کر حاصل کی جائے - یہ بالکل صحیح اور حتمی ہے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ پٹواری لگان وصول کرنے کے لئے دیہاتوں میں بیچارے کسانوں کو اس امر پر مجبور کرتے ہیں کہ وہ بجائے پیسوں کے گندم دیں - پٹواری کسانوں سے گندم لے رہے ہیں - - - - - - -

جناب قربان علی شاہ : پوائنٹ آف آرڈر - یہ بالکل غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں کہ وہ رشوت کی بجائے گندم لیتے ہیں -

جناب چیئرمین : انہوں نے رشوت کی بات نہیں کی -

جناب قربان علی شاہ : سر ! ان کا مقصد یہی ہے -

مفتی ظفر علی نعمانی : آج کل پنجاب گورنمنٹ نے مجسٹریٹ اور پٹواری کی یہ ڈیوٹی لگائی ہے کہ وہ دیہاتوں سے گندم اکٹھی کریں - وہ گاؤں گاؤں پھرتے ہیں اور گندم خریدتے ہیں - آپ کہتے ہیں مولانا صاحب جھوٹ بولتے ہیں ، کیا یہ حقیقت نہیں ہے ؟ پنجاب کے دوسرے PPP کے ممبر بتا دیں -

*Speech not corrected by the honourable Senator.

جناب قربان علی شاہ : پوائنٹ آف آرڈر ۔ یہ صوبائی معاملہ ہے اس کا فیڈرل گورنمنٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین : یہ ٹھیک ہے قربان علی شاہ ! لیکن وہ نقائص بیان کر رہے ہیں اور یہ ان کا حق ہے ۔ مولانا صاحب ! آپ فرمائیں ۔

مفتی ظفر علی نعمانی : جناب والا ! روٹی کپڑے کی بات میں نہیں کرنا چاہتا کیوں کہ اسمبلی میں اس کا فیصلہ ہو چکا ہے ۔ انھوں نے اس کو رد کر دیا ہے ۔ میں یہ حقیقت بیان کر رہا ہوں ۔

جناب شیر محمد خان : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! پیپلز پارٹی کا منشور تو وہی ہے جو ہم نے پیش کیا تھا ۔

جناب چیئرمین : وہ تو مولانا صاحب نے کہہ دیا ہے کہ وہ اس پر بات نہیں کرنا چاہتے ۔

مفتی ظفر علی نعمانی : یہ مسئلہ آپ لوگوں نے ہی پیش کیا ہے ۔ اگر اتنی غیرت تھی تو اسے پیش بھی نہیں کرنا چاہیئے تھا ۔ اب ہر منٹ پر مداخلت کر کے روکنا چاہتے ہیں ، اب اس پر بحث ہوگی اور ہم اپنا فرض ادا کریں گے ۔

جناب قربان علی شاہ : پوائنٹ آف آرڈر جناب ! مجھے غیرت کے لفظ پر سخت اعتراض ہے۔ ہم عوام کے نمائندے ہیں ، ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم عوام کی مشکلات کا خیال رکھیں اور یہی ہمارے قائد کی ہدایت ہے ، مولانا صاحب محض مخالفت برائے مخالفت کر رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین : غیرت کا لفظ اتنا قابل اعتراض نہیں ہے ۔ بے غیرت کا لفظ قابل اعتراض ہے ۔

مفتی ظفر علی نعمانی : میں اُن کے مسلک کی تائید کر رہا ہوں ، ان کا بھی یہی مسلک ہے کہ دیہاتوں اور گاؤں کی راشن بندی کی جائے ۔ آٹا کی بجائے گندم سپلائی کی جائے ، یہی میرا مسلک ہے ۔ صرف خالص شہریوں کی راشن بندی نہ کی جائے ۔ دیہاتوں کی بھی راشن بندی کی جائے ۔ دیہاتیوں سے گندم تو آپ خرید رہے ہیں پھر چاہیے کہ ان میں گندم تقسیم بھی کی جائے ۔ شہریوں اور دیہاتیوں میں فرق نہ کریں ۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اس پر یہاں بحث ہونی چاہیئے کیونکہ مرکزی حکومت کا یہ فیصلہ ہے کہ آٹا صحیح مہیا کیا جائے ۔ صوبائی حکومتیں اس کی مخالفت کر رہی ہیں وہ آٹے میں ملاوٹ کر کے شہریوں کو دیتی ہیں ۔ اس لئے اس پر بحث ہونی چاہیئے ۔ میں اس پر مزید گزارش نہیں کرتا اور قربان علی شاہ کی تائید کرتا ہوں ۔

جناب چیئرمین : لیڈرآف دی ہاؤس !

آپ بولنا پسند کریں گے ؟

راؤ عبدالستار (قائد ایوان) :* جناب والا ! اس معزز ایوان میں جو مسئلہ زیر بحث ہے ، وہ یہ ہے کہ آٹے کی بجائے گندم کو رعائتی rate پر سپلائی کیا جائے - مرکزی حکومت کی پالیسی آٹے کو subsidized rates پر سپلائی کرنا ہے - کچھ دوستوں نے تنقید کی ہے اور کچھ دوستوں نے مفید مشورے دیئے ہیں -

جناب والا ! جہاں تک حکومت کی اس پالیسی کا تعلق ہے - حکومت نے ایک ارب روپیہ گندم اور آٹا سستا سپلائی کرنے کے لئے صرف کیا ہے چونکہ یہ عوامی حکومت ہے اور عوامی نمائندوں نے اس کا وعدہ کیا ہوا ہے - پاکستان پیپلز پارٹی اپنے منشور پر عملدرآمد کر رہی ہے - یہ ان کا فرض ہے اور اس کو ادا کیا جا رہا ہے - شہر کے غریب محنت کشوں اور مزدوروں کو صحیح آٹا سپلائی کرنے کے لئے ایک ارب روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے - کچھ دوستوں نے حکومت کی تعریف کی ہے اور کچھ دوستوں نے محض مخالفت برائے مخالفت کی ہے - جو کہ نہیں ہونی چاہیئے - کم از کم گورنمنٹ کی تعریف کرنی چاہیئے کیونکہ یہ عوام کو آٹا سپلائی کرنے کے لئے ایک ارب روپے صرف کر رہی ہے - جناب والا ! یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ آٹا کی بجائے گندم سپلائی کی جائے -

جناب والا ; جہاں تک گندم سپلائی کرنے کا تعلق ہے - میرے دوست زمرد حسین نے اس پر کافی وضاحت بیان کی ہے کہ گندم سپلائی کرنے سے سمگلنگ کو فروغ سلے گا جو کہ ایک ترقی پذیر ملک کے لئے بدترین شے ہے - آٹا تو زیادہ سے زیادہ دو ہفتے تک صحیح رہتا ہے اس لئے آٹے کی سمگلنگ نہیں ہو سکتی لیکن گندم کی سمگلنگ ہو سکتی ہے - سمگلنگ کا سدباب کرنا عوامی حکومت کا فرض ہے عالمی مارکیٹ میں گندم کا بھاؤ ۱۲۰ روپے فی من ہے جبکہ عوامی حکومت نے زمینداروں کے مطالبہ کو دیکھتے ہوئے گندم کے rates نہیں بڑھائے ۲۵ روپے گندم کا ریٹ مقرر کیا ہے - اس دفعہ ہم خدا کے فضل و کرم سے گندم کے سلسلے میں خود کفیل ہو جائیں گے - ہمارا ملک ترقی پذیر ملک ہے - ہمارے پاس اتنا سرمایہ نہیں ہے کہ ہم گندم کی import پر صرف کریں - دوسرے ترقی کے کاموں پر بھی حکومت کو خرچ کرنا ہے - اس لئے ہمیں ان الجھنوں میں نہیں پڑنا چاہتے - عوامی حکومت نے عوام کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے آٹا رعایتی قیمت پر سپلائی کرنے کا فیصلہ کیا ہے - شہروں میں اتنی چکیاں بھی نہیں ہیں اور مزدوروں اور محنت کشوں کے پاس اتنا وقت بھی نہیں ہوتا کہ وہ گندم لے کر چکیاں تلاش کرتے پھریں - ان

*Speech not corrected by the honourable Senator.

ساری چیزوں کو دیکھتے ہوئے حکومت زیادہ سے زیادہ آٹا subsized rates پر سپلائی کر رہی ہے - اس لئے گورنمنٹ کی اس پالیسی کے متعلق یہ کہنا کہ آٹا جو ہے اس کی بجائے گندم سپلائی کی جائے یہ میرے خیال میں ٹھیک نہیں ہے - موجودہ حالات کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ہمیں گندم جو ہے وہ نہیں بلکہ آٹا عوام کو دینا چاہیئے اور گندم جو ہے وہ زیادہ الجھن پیدا کر دے گی - اس لئے گندم کے متعلق یہ نہیں سوچنا چاہیئے - جناب والا ! میرے دوستوں نے کہا اس کی کوالٹی بہتر کرنی چاہیئے - اس کے متعلق بھی گورنمنٹ انتہائی قسم کے اقدامات کر رہی ہے کہ آٹے کی کوالٹی جو ہے وہ بہتر سے بہتر آئے اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ پہلے کی نسبت موجودہ حکومت کے دور میں آٹے کی کوالٹی بہتر ہوئی ہے - انہوں نے ایسی restrictions لگائی ہیں -

Sardar Mohammad Aslam : Point of order, Sir, That is a Provincial subject.

راؤ عبدالستار : یہ discuss ہوا کہ کوالٹی کو بہتر بنایا جائے - میں صرف جواب دینا چاہتا تھا کہ گورنمنٹ کے جتنے resources ہیں اس کی کوالٹی کو بہتر بنانے کے لئے اقدامات کر رہی ہے - میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ ہمارا مقصد یہ نہیں ہے کہ ہم پراونشل معاملوں پر discuss کریں - میرے دوست زمرد صاحب نے بھی یہ کہا تھا کہ یہ ڈپو جو ہیں یہ نیشنلائز کئے جائیں - مقصد یہ تھا کہ گورنمنٹ جو ہے - جیسی procurement کرتی ہے اسی طرح سپلائی کرنا چاہیئے اور میرے ایک دوست نے شاید خواجہ صاحب نے ایوان میں یہ بتایا کہ ڈپو جو ہیں وہ پیپلز پارٹی کے لوگوں کے پاس ہیں لیکن میں جناب والا ! آپ کی وساطت سے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پیپلز پارٹی شروع سے اس بات پر قائم ہے کہ جتنے ڈپو ہیں وہ پیپلز پارٹی کی مخالف جماعتوں کے پاس ہیں اور انہوں نے کوشش کی ہے کہ عوام کو زیادہ سے زیادہ تکالیف میں مبتلا کیا جائے - - - - - - -

Khawaja Mohammad Safdar : Question, question.

راؤ عبدالستار : تا کہ پیپلز پارٹی جو in power ہے وہ بدنام ہو - میں نے اس ایوان میں یہ اعلانیہ کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کے کسی ورکر کے پاس کوئی ایسا ڈپو نہیں ہے لیکن اگر کوئی پہلے سے ہی کوئی ایسا ڈپو ہو تو اور بات ہے - مقصد یہ ہے کہ پیپلز پارٹی کے کسی ایسے آدمی کا کوئی ڈپو نہیں ہے اور ان کو اس لئے نہیں دیا گیا کہ یہ پیپلز پارٹی کے ورکر ہیں لہذا ان کو ڈپو دیا جائے اور اگر کسی کو دیا بھی گیا ہے جیسا کہ خواجہ صاحب نے کہا ہے تو ہماری گورنمنٹ اور پیپلز پارٹی کی یہ پالیسی رہی ہے کہ کسی کارکن کو ڈپو نہ دیا جائے - جتنے ڈپو ہیں یہ اس کی مخالف جماعتوں کے پاس ہیں -

Khawaja Mohammad Safdar : Question, question.

راؤ عبدالستار : میرے دوستوں نے ذکر کیا کہ سرمایہ داروں کے پاس جو چکیاں ہیں وہ گورنمنٹ کے لئے مشکلات پیدا کرتی ہیں - جہاں تک گورنمنٹ کا سوال ہے وہ اپنے عوام کی ضروریات سے باخبر ہے اور وہ زیادہ سے زیادہ ان کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ کر رہی ہے - آٹا subsidize بھی اس لئے کیا جاتا ہے کہ روٹی کپڑے اور مکان کا جو وعدہ تھا اس کی طرف حکومت کا ایک قدم ہو اور اس کو زیادہ سے زیادہ سستا کیا جائے اور زیادہ مہنگی گندم خریدی جائے باہر سے جیسا کہ میں نے بتایا کہ عالمی مارکیٹ میں ایک سو بیس روپے کا ریٹ ہے - یہاں انہوں نے کہا ہے کہ دوسری بنیادی ضروریات زندگی جو ہیں اسے قومی ملکیت میں لیا جائے - مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جب سوشلزم کا ذکر تھا تو میرے دوست مفتی صاحب نے اعتراض کیا کہ سوشلزم کا لفظ نہ لیا جائے کیوں کہ سوشلزم کا لفظ آئین میں نہیں ہے اس لئے سوشلزم کا لفظ نہ استعمال کیا جائے - میں مفتی صاحب سے با ادب طریقہ سے گزارش کروں گا کہ مفتی صاحب ایک طرف تو آپ کی اپوزیشن والے کہتے ہیں کہ ہر چیز کو نیشنلائیز کیا جائے - دوسری طرف مفتی صاحب یہ اعتراض کرتے ہیں - ہماری پارٹی کا یہ پروگرام اور منشور ہے جس پر عمل درآمد ہو رہا ہے اور زیادہ سے زیادہ بنیادی ضروریات جو ہیں ان کو قومی ملکیت میں لیں گے اور بہت سی لی گئیں ہیں اور بہت سی حالات کے مطابق لی جائیں گی - جب ہم دیکھیں گے کہ ان کے لینے سے عوام کی فلاح و بہبود ہوگی - تو ہم انشاء اللہ اس سے دریغ نہیں کریں گے - جیسے بھی حالات ہوں گے - تو یہ چند گزارشات تھیں جناب والا !

Mr. Chairman : Thank you very much. I think, we have had sufficient discussion and there is hardly any aspect of the matter left out.

میجر جنرل (ریٹائرڈ) جالدار : جناب والا ! اس میں کوئی شک نہیں اس معاملہ پر پوری طرح سے discussion ہوا ہے - میں صرف یہ point out کرنا چاہتا ہوں کہ میرے خیال میں اس پوائنٹ کو discuss کیا جائے - کیوں کہ بحث میں منشور کا ذکر آیا ہے ، پیپلز پارٹی کے سرمایہ دار وغیرہ زیر بحث آئے ہیں لیکن اصل جو منشا تھا وہ بہت کم discuss ہوا - میرے خیال میں اس بات کی صفائی بہت ضروری ہے کہ wheat سے سمگلنگ زیادہ ہوگی -

جناب چیئرمین : وہ بھی ہو چکی ہے -

میجر جنرل (ریٹائرڈ) جاںدار : ایک پوائنٹ جو میں بتانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ اگر ہر ایک جگہ راشن بندی کا اعلان کر دیا جائے اور گاؤں میں بھی راشن دیا جائے تو حالت یہ ہوگی کہ ہر انسان جو اپنا wheat رکھتا ہے وہ ضرور سرکار کو higher rates پر دے گا اور cheap rates پر لے گا اور ملک کا نقصان ہے ۔

Mr. Chairman : Quite so. Thank you very much.

As you all know, according to rules, motion cannot be put to vote, but when an amendment is moved, it becomes a substantive motion, and that substantive motion is put to the House. I will now put the question.

Rao Abdus Sattar : It is only a motion and not a resolution. It cannot be put to vote.

Mr. Chairman : I think, this suggestion is quite correct. The motion as moved by the mover, Mr. Qurban Ali Shah, according to my view, I may be wrong, did not look to be quite admissible, because it has two parts—one Provincial and the other Central. So, I said if you drop that part of the motion which relates to the Provincial sphere then it will become relevant, and in order to make it relevant and admissible I suggested, if somebody could move ana mendment dropping that portion then it will become relevant. I think, it was Mr. Zahurul Haq who moved that amendment dropping the latter part and leaving the first, which related to the Federal Government. Therefore, it will be a motion and will not be put to the House

Mr. M. Zahurul Haq : When the amendment was moved, the Chair put it to the House and it was approved.

Mr. Chairman : Yes. So, this motion has been talked out. Thank you for this correction.

Now, we come to item No. 5.

MOTION RE : CORRUPTION IN AGRICULTURE BANK OF PAKISTAN

Mr. Qurban Ali Shah : Under rule 187, I beg to move:

> "That the situation arising out of corruption in the Agriculture Bank of Pakistan on a very large scale resulting in a great loss to the agriculture, be taken into consideration".

Mr. Chairman : The motion moved is :

> "That the situation arising out of corruption in the Agriculture Bank of Pakistan on a very large scale resulting in a great loss to the agriculture, be taken into consideration."

Rao Abdus Sattar : Mr. Chairman, I would request that as the Minister concerned, Dr. Mubashir Hassan, is not present in the House this motion may be deferred.

کیونکہ وزیر صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے اگر اسے آئندہ کے لئے رکھ لیا جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا ۔

Mr. Chairman : Well, I ask the Opposition.

Khawaja Mohammad Safdar : Yes, Sir, defer it.

جناب والا ! میں صرف اتنی سی عرض کروں گا کہ وزراء صاحبان اس ہاؤس کی کارروائی کو کوئی اہمیت نہیں دیتے ۔ وہ اس ہاؤس میں آتے ہی نہیں ۔ میری ایک تحریک استحقاق ملتوی ہوئی ۔ اس کے بعد میری دو تحاریک التواء ملتوی ہوئیں اور آج یہ تحریک بھی ملتوی ہو رہی ہے ۔ آپ بے شک اسے ملتوی کر دیں مگر میں یہ گزارش کروں گا کہ وزراء صاحبان اپنے فرض کو بھی پہچانیں ۔ وہ سرکاری خزانے سے تنخواہ لیتے ہیں ۔

راؤ عبدالستار : وہ دوسرے ضروری کاموں میں مصروف ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر : جب ایوان سیشن میں ہو تو اور کوئی ضروری مصروفیت نہیں ہے ۔ میں پرزور پروٹسٹ کروں گا کہ تمام وزراء کے بینچز خالی پڑے ہوئے ہیں ۔ کیا ہم بے کار ہیں ؟ کیا وزراء صاحبان کو زیادہ کام ہے ؟ کوئی ذمہ داری لینے کو تیار نہیں اور یہ اس معزز ایوان کی توہین ہے ۔

Mr. Chairman : He is not wrong. Some of the Ministers should have been present in the House. I hope the Leader of the House would convey the feelings of the House to the Ministers concerned that they should attend the meeting if they are here in Islamabad and not unavoidably busy outside Islamabad. If they are here and there is some less urgent work, they should first come here in the Senate, and I hope you will convey the feelings of the House. We don't want to waste the time of the House.

Mr. M. Zahurul Haq : Sir, I would request that it should be put on record.

Mr. Chairman : That is on record. The Leader of the House will convey the feelings of the whole House to the Ministers that, as far as possible, they should attend the work of Senate.

Do you all agree that this should be deferred?

(The House agreed)

Mr. Chairman : The motion is deferred and its consideration will be taken up on some other day. Now, we take up motion No. 6. Yes, Sardar Mohammad Aslam.

MOTION RE : BAN ON TRANSPORTATION OF WHEAT ATTA

Sardar Mohammad Aslam : Sir, I beg to move :

> "That the situation arising in Hazara district in consequence of imposition of ban on transportation of wheat Atta from the Province of Punjab to Hazara district, causing a lot of hardship and concern to the people of Hazara in getting the minimum requirement of the basic necessity of life *i.e.* Atta, be taken into consideration."

Mr. Chairman : The motion before the House is :

> "That the situation arising in Hazara district in consequence of imposition of ban on transportation of wheat Atta from the Province of Punjab to Hazara district, causing a lot of hardship and concern to the people of Hazara in getting the minimum requirement of the basic necessity of life i.e. Atta, be taken into consideration."

Major-General (Retd.) Jamal Dar : I oppose it.

Rao Abdus Sattar : Sir, it is also a Provincial matter.

Major-General (Retd.) Jamal Dar : Sir, the transportation of wheat or Atta from Government to Government or from Province to Province is done on Government basis, and within the Province the distribution is done by the Province and not by the Centre. If the other Provinces are happy how is Hazara not happy?

Khawaja Mohammad Safdar : Ban is imposed by the Punjab Government.

Major-General (Retd.) Jamal Dar : Mr. Chairman, there is no ban on railways. The ban is imposed only on road in order to check smuggling.

Mr. Chairman : I want factual position. The Government of Punjab has imposed a ban on the transportation of wheat to Hazara, if it is taken by road and not otherwise.

Major-General (Retd.) Jamal Dar : Not otherwise. I would like to mention here for the information of my Honourable friends that this matter has been thoroughly discussed only a week ago in the National Assembly ; and for his information I would like to tell him that as a special case for Hazara district they have a right to take 300 bags per day from Rawalpindi to Hazara.

Mr. Chairman : I am not bound by the proceedings of the National Assembly.

سردار محمد اسلم : جناب عالی ! مجھے اس کا جواب دینے کی ضرورت اس لئے نہیں کہ وزیر صاحب بہادر نے خود کہہ دیا ہے کہ یہ مسئلہ قومی اسمبلی میں زیر بحث آ چکا ہے - جس کے نتیجے میں تین سو بوری آٹا روزانہ پنجاب سے بھیجا جا رہا ہے - اب یہ بات تو ہو گئی ہے -

The Provincial Government has imposed a ban on the transportation of Atta from Punjab to Hazara district. It is Inter-Province trade and Inter-Province trade is a federal subject.

لیکن انہوں نے یہ جو فرمایا ہے کہ ۳۰۰ بوری آٹے کی اجازت دی گئی ہے تو یہ اجازت فیڈرل گورنمنٹ کے کہنے پر دی گئی ہے یا کسی اور کے کہنے پر دی گئی ہے -

Mr. Chairman : General Sahib, would you point out relevant item in the Constitution.

Major-General (Retd) Jamal Dar : Sir, I would like to say that there is no ban. Ban is imposed on road in order to check smuggling. Otherwise there is no ban on the movement of wheat or Atta if it is moved from a Province to another Province on Government basis. Within the Province it is distributed by the Province to each district. I am surprised to know why Hazara is not satisfied like other districts.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, I would like to draw your attention to Article 151.

Mr. Chairman : Please read it.

Khawaja Muhammad Safdar : Article 151 (1) :—

> (1) "Subject to clause (2), trade, commerce and intercourse throughout Pakistan shall be free."
>
> (2) "Parliament may by law impose such restrictions on the freedom of trade, commerce or intercourse between one Province and another or within any part of Pakistan as may be required in the public interest."

Mr. Chairman : No law has been enacted.

Khawaja Mohammad Safdar : Yes, Sir. No Law has been enacted.

Mr. Chairman : No. (2) is out of question.

Khawaja Mohammad Safdar : According to Article 151 clause (1) the trade should be free. Sir, I have a list of subjects for which the Ministers are responsible. On its page 4 subjects are given for which the Minister for Commence is responsible.

Rao Abdus Sattar : Sir, I want to say something.

Mr. Chairman : Let him complete. No law has so far been enacted.

Khawaja Mohammad Safdar : No, Sir, as far as I know.

Mr. Chairman : Then how can this restriction be imposed by one province ? According to Article 151 Clause (1), trade should be free.

Khawaja Mohammad Safdar : Yes, Sir. Trade is free throughout Pakistan unless there is a law to the contrary.

Mr. Chairman : But under Clause (2) Parliament can make a law. Now, is this a fact that so far no law has been made?

Khawaja Mohammad Safdar : So far as I know.

Mr. Chairman : I think, they are not going to dispute this fact that no law has so far been enacted by the National Assembly or the Senate to impose restriction on the movement of any commodity from one province to another.

Khawaja Mohammad Safdar : No, Sir.

Mr. Chairman : Then I want to ask for my information one thing that according to Constitution, trade is free throughout the provinces and, at the same time, we are told that the Provincial Government has imposed a ban on the transportation of wheat Atta or on any commodity. Under what law ?

Rao Abdus Sattar : Sir, I will draw your attention to Article 151 clause 4.

Mr. Chairman : How is this relevant ?

'An Act of Provincial Assembly which imposes any reasonable restriction......'

Rao Abdus Sattar : Provincial Assembly is empowered, Sir, to restrict the movements.

Mr. Chairman : You must differentiate between the Provincial Assembly and the Provincial Government. Provincial Assembly is not a Government. It only enacts law.

Rao Abdus Sattar : Provincial Assembly can empower the Provincial Government to impose a ban.

Mr. Chairman : No, no. Provincial Assembly can empower to do certain thing. It can only pass an Act and the Government is bound to obey that law, to carry out that law, to give effect to that law. How can the Provincial Assembly order the Provincial Government ? How is the Provincial Assembly competent to give order to the Provincial Government to do this or that ? The Provincial

[Mr. Chairman]

Assembly is only concerned with the legislation. That is all. If they pass certain legislation, enact certain legislation, the Provincial Government or, for that matter, any other Agency or Organ of the Provincial Government, is bound to carry out and enforce that law. That is all. Now, I want to know, whether the Provincial Assembly has passed any law.

Rao Abdus Sattar : May be Sir ?

Mr. Chairman : 'May be' is a different thing. Let me hear the argument. It is a technical objection. We have to look up the legal aspects as well as Constitutional aspects.

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, as I have already submitted that under the Constitution, there cannot be any ban on the movement of articles or goods from one place to another within Pakistan unless there is a law contrary to it. That point is clear. There is no law.

Mr. Chairman : Excuse me. If I have followed you correctly, it is that according to clause (1) of Article 151, the trade should be free throughout Pakistan but under clause (2) the parliament is competent to enact any law which imposes reasonable restrictions on the movement of goods and so far the parliament has passed no law.

Khawaja Mohammad Safdar : No law, Sir. Then we come to clause (4) as referred to by the honourable Leader of the House :—

> 151 (4)—
>
> "(4) An Act of a Provincial Assembly which imposes any reasonable restriction in the interest of public health, public order or morality, or for the purpose of protecting animals or plants from disease or preventing or alleviating any serious shortage in the Province of an essential commodity shall not, if it was made with the consent of the President, be invalid."

Mr. Chairman : In other words, the Provincial Assembly can enact a law in these spheres with the consent of the President.

Khawaja Mohammad Safdar : Only in special conditions.

Mr. Chairman : For special purposes but only with the consent of the President. Now, I want to know whether any such law has been passed.

Khawaja Mohammad Safdar : As far as I know, neither the Provincial Assembly of Sind, nor of the Punjab, nor of Baluchistan, nor N.W.F.P. has passed any such law.

I am further supported by this list issued by the Secretariat. List of subjects for which the Federal Ministers are responsible. I refer you to page 4 and then Sir, to page 12. The subject under discussion is inter-provincial supplies of foodgrains. This is Federal Government's responsibility to provide enough food to each and every

province, rather to every part of every province so that nobody remains in want. Sir, my friend, the Senator from Hazara has moved a motion that the people of Hazara are suffering a great deal and are in distress on account of the shortage of wheat and wheat Atta ; and that some sort of ban has been imposed by the Government. And I must say that it is only the Federal Government who can impose such a ban because the inter-provincial movement is the subject of the Central Government and not of the Provincial Government. The Provincial Government can place a ban on movement, if they are empowered by any legislative piece, in their Province. They are not concerned with the inter-provincial movement of foodgrains.

Mr. Chairman : Inter-provincial trade is the subject for which Minister for Commerce is responsible. And the Minister for Food is concerned with inter-provincial supplies. Now, what is your point? You say that the Provincial Government is not competent to impose any restrictions and this is what the mover of the motion, Sardar Mohammad Aslam, has said.

Major-General (Retd.) Jamal Dar : I am saying that there is no restriction imposed by the Punjab or the Sind Government. The Punjab supplies to the Frontier Government but not the Hazara district. Distribution within the province is the responsibility of the Province.

Mr. Chairman : Let us narrow down the field of disagreement. Do you agree that according to 151(1) trade is supposed to be free throughout Pakistan? Do you agree ? All right. According to clause(2), it is only the Parliament which can impose reasonable restriction on the movement of the commodities from one province to another. If a law is passed, there is no doubt about that. It is not controverted by any honourable Member of this House. Then according to clause (4), the Provincial Assembly can also do the same thing, but only for specified purposes and only with the consent of the President, and so far no such law has been enacted, either by the Parliament or by the Provincial Assembly and, therefore, the trade should be free anywhere in Pakistan, from province to province, from district to district, from one region to another region unless there is a law imposing reasonable restriction on the movement of commodities. This is the factual position. His complaint is that the Provincial Government of Punjab has imposed a ban restricting the supply of 'Atta' to Hazara district. Now, I want to know about this : how in view of the Constitutional and legal provisions which you have been listening to and the arguments pointed out by various honourable Members, this restriction which has been imposed by the Provincial Assembly is a legal order ? This I want to know for my own information. I am not going to question.

Major-General (Retd.) Jamal Dar : He is repeating that there is no restriction. Restriction within the province from district to district is there in order to facilitate procurement of wheat. But from province to province there is no restriction as long as the movement is by train and not by road, and that is the restriction which is there so as to control smuggling. This is for the sake of that. But in case of Hazara

[Major-General (Retd.) Jamal Dar]

district, because it is near the Punjab and they had some trouble in the near areas, they have been allowed 300 bags per day by road from Rawalpindi.

Mr. Chairman : Now, supposing a man comes from Hazara and he purchases some wheat here, and he wants to take it to Hazara ?

Major-General (Retd.) Jamal Dar : No, he can't purchase from Rawalpindi because 300 bags from Rawalpindi are allowed every day.

Mr. Chairman : No, no. Just listen to me. Please let me make myself clear. Supposing a man comes from Hazara, from any part of Hazara. He purchases wheat here in Punjab and he wants to take that either by road or through train or otherwise on pack animal. You see, supposing he is taking and somebody stops him and he says, "Well how can you stop me ?" He says, "This is the order." He says, "This order is illegal because there is no such law. There is no such law empowering your District Magistrate or Commissioner and even Provincial Government to impose restrictions on me." What do you say to that ? I have taken an extreme example.

Major-General (Retd.) Jamal Dar : The restriction is, Sir, from district to district by road.

Mr. Chairman : No, how can you impose restriction even by road or by sea or by train or by plane ? When restrictions can't be imposed the question does not arise that you can impose restriction on road and not on train, on train and not on plane, on plane and not on pack animal.

Major-General (Retd.) Jamal Dar : How are we going to control this wheat then ? How are you going to control ?

Khawaja Mohammad Safdar : You can make a law.

Rao Abdus Sattar : A Magistrate can impose restriction under Section 144.

Mr. Chairman : Let us see the Leader of the House. He will make a good contribution.

Rao Abdus Sattar : District Magistrate can restrict the movement within from one district to another district.

Mr. Chairman : What? Has your Punjab District Magistrate of Pindi got any jurisdiction to tackle with the question of Hazara district ?

Rao Abdus Sattar : He can impose restriction in Rawalpindi district.

Mr. Chairman : Under what law ?

Rao Abdus Sattar : Under Section 144, Sir.

Mr. Chairman : Under 144 ? You look upon 144. If any restriction is imposed, you mean under Criminal Procedure Code, well then any such order issued by any District Magistrate under the Criminal Procedure Code which offends against an Article of the Constitution will be invalid. It will be *ultra vires*. Constitution comes first and your Criminal Procedure comes afterwards. How can a law going against the mandatory provisions of the Constitution be a legal law ? I don't think the District Magistrate will do that. I am not going to that. So far I am not tempted to give any decision on this tricklish, as you know, so complex question. But I still keep it open for the honourable Minister to satisfy me and to convince the House. Well, I will hear you Haji Sahib. I hope you will decide the whole thing with one stroke of your speech, you see.

Rao Abdus Sattar : Sir, the concerned Minister has explained that there is no restriction, there is no ban.

Mr. Niamatullah Khan : If you allow me, I will make a very brief submission.

Mr. Chairman : I will allow you because your speeches are so relieving and entertaining that we want them. You see, it is so entertaining that all our this tension goes away the moment you get up. Personally, I feel very much relieved. Now, let us hear him also. He will have a complaint that he was not given a chance to speak. Yes, Haji Sahib. Do you support the Minister ?

Mr. Niamatullah Khan : Sir, I support the Minister *in toto*.

Mr. Chairman : Yes, that was expected. I am waiting for that day when you will oppose a Minister.

Mr. Niamatullah Khan : I will certainly oppose a Minister if he is wrong. You see, I am not a man of.............

Mr. Chairman : I am waiting for that day.

Mr. Niamatullah Khan : I will certainly oppose each and every man of the highest rank, if in my opinion he is wrong.

Mr. Chairman : Yes, during the last 11 months this has not happened.

Mr. Niamatullah Khan : First, I will support the motion of Senator Sardar Mohammad Aslam Khan.

Mr. Chairman : Will you support ?

Mr. Niamatullah Khan : I support his motion regarding removal of restriction.

Mr. Chairman : But the Minister says that he can't move it.

Mr. Niamatullah Khan : You just hear me, Sir, for some time.

Mr. Chairman : You say, you support him. He says he can't move it. How can you support ?

Mr. Niamatullah Khan : Sir, I have not finished my ....

Mr. Chairman : No, no. But how can you support a thing which cannot be moved ?

Mr. Niamatullah Khan :* In his statement he has not said that there is a provincial restriction. If you just read it, Sir, "Sardar Mohammad Aslam to move that the situation arising in Hazara District in consequence of imposition of ban on transportation of wheat Atta from the Province of Punjab to Hazara district, causing a lot of hardship and concern to the people of Hazara in getting the minimum requirement of the basic necessity of life *i.e.* Atta, be taken into consideration". It is in consequence of imposition of ban but he has not defined whether it is by the Provincial Government or by the Federal Government.

Mr. Chairman : Define the distinction between ban and restriction. He says it is ban not restriction.

Mr. Niamatullah Khan : It is ban but he has not written here that the ban is either from the Provincial Government or from the Federal Government. Now, this is for the Government to define. He has only mentioned the trouble. You see, Hazara being a very populated district with very deficit wheat, I sympathise with this district. It must be given more 'Atta' even if it is from the Provincial Government.

Mr. Chairman : Your argument is that Minister is wrong in saying that he can't move it.

Mr. Niamatullah Khan : What ?

Mr. Chairman : The Minister has raised a technical objection.

Mr. Niamatullah Khan : You see, that is another thing.

Mr. Chairman : No, no. What about that thing ?

Mr. Niamatullah Khan : So, I am dealing with it first......

Mr. Chairman : Haji Sahib, we have not come to the discussion on the motion. Yet that stage has not been reached. The honourable Minister has raised a technical objection that he can't move this motion. What do you say to that ? Do you support the Minister or Sardar Mohammad Aslam.

Mr. Niamatullah Khan : He can't move this motion ?

Mr. Chairman : Yes, what is your opinion ?

---

*Speech not corrected by the honourable Senator.

Mr. Niamatullah Khan : Just here me, Sir.

Mr. Chairman : I am waiting for your opinion.

Mr. Niamatullah Khan : The thing is this that this is a very simple question.

Mr. Chairman : This is a very simple question ? Talk for very simple answer. Sardar Aslam Khan says that he can move it. The honourable Minister says that he can't move it. Do you support the Minister or do you oppose him ?

Mr. Niamatullah Khan : Let me elaborate my point. You are just putting a question. Khawaja Sahib, you say that it is a High Court and it is not a legal thing. It is just an economic issue. Now, I am just briefing this statement and if there is any drawback of some legal thing, let this should be rectified by the Parliament or any law......

Mr. Chairman : Haji Sahib, you are all right. You see, you are quite all right. I will listen to your arguments.

Mr. Niamatullah Khan : I just want to remove this difficulty.

Mr. Chairman : Sardar Mohammad Aslam insists that he must move this motion for the consideration of the House. The honourable Minister gets up and says, "No, I have got technical objection, you cannot move it". Now, what is your opinion ?

Mr. Niamatullah Khan : It is not so, Sir. The Minister has already said that 300 bags of wheat Atta have been allowed to Hazara and Sardar Mohammad Aslam is satisfied with that. The question ended there.

Mr. Chairman : Are you satisfied ?

Sardar Mohammad Aslam : I am suffering from hunger and the Member from Bannu is satisfied.

Mr. Chairman : Are you satisfied or not ?

Sardar Mohammad Aslam : How can I be satisfied when the people of my area are hungry?

Mr. Niamatullah Khan : Anyhow, it is a good gesture from the Government.

Sardar Mohammad Aslam : This is not a question of gesture.

Mr. Chairman : How many bags do you want ?

Khawaja Mohammad Safdar : Give your Indent.

Mr. Chairman : If you ask for more, the question is how many bags do you want ? Supposing you say 400 bags and the Minister is not, prepared to give more than 300, then who will provide the remaining bags ?

Mr. Niamatullah Khan : Will you consider our request sympathetically ?

Mr. Chairman : The Minister is not going to give you more.

Mr. Niamatullah Khan : How many more can he spare ? I sympathize with the people of Hazara and the Minister should supply more wheat to Hazara. My submission is how many more bags can he supply ?

Mr. Chairman : What is your suggession ? How many bags should be given to them ?

Mr. Niamatullah Khan : The Member should state the number because he is the inhabitant of that area.

Mr. Chairman : He say that the ban should be removed.

Mr. Niamatullah Khan : This cannot be removed. As the Minister has already said, there is no restriction on the transportation of wheat by rail. They can bring it by train but the restriction on the movement of wheat by road is just to control smuggling. I think, the Minister is quite elaborate. What more can I say ?

Mr. Chairman : The Minister is elaborate ?

Mr. Niamatullah Khan : Yes. He says that there is no restriction by train. By road there is restriction and it is just to control smuggling.

سردار محمد اسلم :* جناب والا ! جیسا کہ میں نے موشن میں کہا ہے کہ حکومت پنجاب کی طرف سے ضلع ہزارہ کو آٹا یا گندم لے جانے پر پابندی ہے اور جو بھی راستہ ضلع ہزارہ کو بذریعہ روڈ جاتا ہے اس پر ناکہ بندی ہے اور ان پر barriers لگائے گئے ہیں - جناب وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ سے ۳۰۰ بوری آٹا ضلع ہزارہ کے لئے اجرا کیا ہے - اس کے متعلق میں عرض کرتا ہوں کہ انھوں نے جو کچھ فرمایا ہے وہ بجا فرمایا ہے - لیکن ہمیں اس میں سے کیا ملا ہے - ۳۰۰ بوری آٹا لے کر ۳۰۰ بوری گندم کاٹ لی - وزیر صاحب فرماتے ہیں کہ باقی صوبے کو تکلیف نہیں ہے تو پھر ضلع ہزارہ کو کیوں تکلیف ہے - اگر آپ ضلع ہزارہ کی geographical situation دیکھیں تو اس معزز ایوان کی سمجھ میں آ جائے گا کہ ضلع ہزارہ کو کیوں تکلیف ہے - ضلع ہزارہ صوبہ سرحد کا واحد ضلع ہے

*Speech not corrected by the honourable Senator.

اور صوبے کے باقی آٹھ نو ضلعوں سے کٹا ہوا ہے - اس ضلع سے باقی صوبے کے کسی ضلع میں جانا ہو تو پنجاب سے گزر کر جانا پڑتا ہے اور اگر ضلع ہزارہ کے اندر تحصیل ایبٹ آباد کے آدھے حصے سے کسی دوسرے حصے میں جانا ہو تو آپ یا تو براستہ آزاد کشمیر جائیں گے یا براستہ مری جائیں گے - اگر صوبہ سرحد خورد و نوش کی چیزوں پر پابندی لگا دے کہ یہ صوبہ پنجاب میں نہ جائے تو اس سے ضلع ہزارہ متاثر ہوگا اور اگر پنجاب کی حکومت خورد و نوش کی چیزوں پر پابندی لگا دے کہ یہ صوبہ سرحد میں نہ جائیں تو وہ مصیبت بھی ہمیں سہنی پڑتی ہے اس سے بھی ہمارا ضلع متاثر ہوتا ہے - سارے صوبہ سرحد کے نو اضلاع میں ضلع ہزارہ ایک ایسا ضلع ہے جس کی آبادی تقریباً ۲۳ لاکھ ہے اور وہ deficit district ہے - جس کی خوراک کی اپنی پیداوار ۳۲ دن کے لئے پوری نہیں ہے اور سارے ضلع میں راشن بندی ہے - اس راشن بندی کی تُک یہ ہے کہ کسی جگہ چار سیر راشن ملتا ہے کیوں کہ وہ آدمی چار سیر کھاتا ہے اور کسی جگہ دو سیر راشن ملتا ہے کیوں کہ وہ دو سیر کھاتا ہے اور کسی جگہ ڈیڑھ سیر راشن ملتا ہے - ہمیں اس راشن بندی کی تُک کی سمجھ نہیں آئی اور آج حالت یہ ہے کہ ایبٹ آباد کی آدھی تحصیل تھانہ لورہ ، تھانہ بکوٹ اور تھانہ نتھیا گلی میں ۵۰ روپے سے لے کر ۸۰ روپے تک آٹا فی من بک رہا ہے اور پانچ دس سیر سے زیادہ نہیں ملتا - ابھی کسی صاحب نے یہ کہا ہے کہ گندم اس لئے نہیں دی جاتی کہ گندم سمگل ہو جائے گی اور وزیر صاحب نے کہا ہے کہ بذریعہ road ہم اس لئے نہیں بھیجتے کہ سمگل ہو جائے گی - یہ تو جناب والا ! ایسی بات ہوئی پاؤں میں کانٹا لگے گا اور کانٹے سے septic پیدا ہوگی - اس لئے پاؤں کاٹ دیا جائے - آپ سمگلنگ کو روکیں - لیکن ہمیں گندم تو کھانے کے لئے دیں - میں پوچھتا ہوں کہ ضلع ہزارہ میں کہاں سمگلنگ ہوگی - ضلع ہزارہ کسی بین الاقوامی ملک کی سرحد پر واقع نہیں ہے اور نہ کسی ملک کی سرحد ضلع ہزارہ سے لگتی ہے - جہاں سے سمگلنگ ہوگی - ضلع ہزارہ کی سرحد یا تو کشمیر کے ساتھ لگتی ہے یا پنجاب کے ساتھ لگتی ہے اور کسی کے ساتھ نہیں لگتی - یہ کوئی ایسا ضلع نہیں ہے جسکی سرحدیں کسی دوسرے ملک کے ساتھ لگتی ہوں - اس کی سرحد نہ افغانستان کے ساتھ لگتی ہے نہ ہندوستان کے ساتھ لگتی ہے - جہاں سے گندم سمگل ہو سکے - جناب والا ! ضلع ہزارہ ایک ایسا ضلع ہے جس نے پاکستان بنانے میں قربانی دی اور پاکستان بنتے وقت قربانی دی - لیکن ہمیں آٹے کی ہمیشہ تکلیف رہی اور آٹے کے لئے ہم ۲۵ سال سے پٹتے چلے آ رہے ہیں - ۱۹۵۳ء میں جب آٹا بند کیا گیا اور تین سال تک آٹا بند رہا - آخرکار ہم نے نتھیا گلی سے پانی کاٹ دیا تاکہ مری کو پانی نہ جا سکے تب ہمیں آٹا دیا گیا - آج پوزیشن یہ ہے کہ ہمیں ۳۰۰ بوری آٹا تو مل رہا ہے اور وہ تین سو بوری آٹا ۲۳ لاکھ

[Sardar Mohammad Aslam]

انسانوں میں تقسیم کیا جاتا ہے - آپ سوچیں کہ ان کے حصے میں کتنا آٹا آتا ہوگا - راشن کی پوزیشن یہ ہے کہ صوبہ سرحد کی حکومت ہمیں راشن کی جو Procurement دیتی ہے وہ allocation on paper دیتی ہے اور اس کی collection میانوالی ، سرگودھا اور کیمبل پور کرتا ہے - پہلا جو موشن جناب قربان علی شاہ صاحب نے پیش کیا ہے کہ ہمیں راشن میں آٹے کی بجائے گندم دی جائے تو میں عرض کرتا ہوں کہ گندم کی مخالفت اس لئے کی جا رہی ہے کہ پاکستان میں ایک نئی پیداوار فلور ملوں کے مالکان کی ہوئی ہے اور اس نئی پیداوار کو پرورش کرنے کے لئے کہا جا رہا ہے کہ گندم دی جائے - آٹا نہ دیا جائے - ایک مل والا کعبہ شریف میں جا کر یہ دعا مانگتا ہے کہ اسے فوڈ ڈائریکٹر بنا دیا جائے - اور ایک فوڈ ڈائریکٹر یہ دعا مانگتا ہے کہ آسے ایک فلور مل مل جائے - اس لئے سرکاری چوری ، بوری کی چوری ، آٹے کی چوری ، گندم کی چوری اور ڈپو کی چوری جو ہے یہ سب چوریاں ملا کر ایک آدمی کھاتا ہے - حضور والا ! میں گزارش کرونگا کہ ان سب چوریوں کو ہٹایا جائے - میں کوئی لمبی چوڑی تقریر نہیں کرنا چاہتا - میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں :

I beg to move that the motion may be taken as a substantive motion and the following amendment carried out in the last sentence :

> "......people of Hazara district, causing a lot of hardship and concern to the people of Hazara in getting the minimum requirement of the basic necessity of life, *i.e.* Atta, be taken into consideration at once ; and that the Federal Government should direct the Government of Punjab that the ban should be lifted immediately."

Thank you.

راؤ عبدالستار : یہ علیحدہ موشن دیں -

Sardar Mohammad Aslam : I want to move an amendment. I want to make it a substantive motion.

Mr. Chairman : That you can't do.

Sardar Mohammad Aslam : I will move an amendment.

جناب چیئر مین : آپ میری بات سنیئے - آپ کی جو موشن ہے - اس کا کچھ admissible part ہے اور کچھ inadmissible ہے - اگر آپ amendment کرنا چاہتے ہیں تو ایسے amend نہیں کر سکتے - آسے کوئی دوسرا amend کر سکتا ہے - admissible part الگ ہو جائے اور inadmissible part الگ ہو جائے -

سردار محمد اسلم : میں amend نہیں کر تا ۔ وزیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ۔ اگر وہ تسلی کرا دیں کہ barrier سے ہماری جان چھوٹ جائے گی ۔ جس آدمی کے پاس دو چار روپے ہوتے ہیں اور اگر وہ پنڈی سے پانچ دس سیر آٹا لے جاتا ہے تو بس والے barrier پر اسے آتار دیتے ہیں ۔

جناب چیئرمین : اس کا بہتر حل یہ ہے کہ آپ کوئی substantive موشن move کریں ۔ آپ amendment نہیں کر سکتے ۔

I can't prevent anybody from moving it.

Sardar Mohammad Aslam : Sir, I would like to draw your attention to rule 187 which says :

> "187. A motion that the policy or situation or any other matter be taken into consideration shall not be put to the vote of the Senate, but the Senate shall proceed to discuss such matter immediately after the mover has concluded his speech and no further question shall be put at the conclusion of the debate at the appointed hour unless a member moves a substantive motion in appropriate terms to be approved by the Chairman and the vote of the Senate shall be taken on such motion.

جناب چیئرمین : اگر آپ substantive motion پیش کرتے ہیں تو پھر اس پر ووٹ لئے جائیں گے ۔

Motion or substantive motion cannot be moved by the same person. If the substantive motion is to be moved that cannot be moved by you but by some other Member.

Major-General (Retd.) Jamal Dar : Sir, I would like to make a clarification. When I said "three hundred bags" it was actually to help them in order to have them take Atta to their villages only through authorised dealers but there is no ban on the movement of wheat or Atta. If there is complete ban then you can realise yourself what the results would be. Actually, wheat or Atta is moved from Province to Province on Government basis. It is the Provincial business and is not upto us.

Sardar Mohammad Aslam : Point of order, Sir.

جناب والا ! فرنٹیئر میں آٹا علاقے کی آبادی کے حساب سے نہیں دیا جا رہا ہے بلکہ فلور ملوں کی تعداد پر دیا جا دہا ہے ۔

Mr. Chairman : Is anybody moving a substantive motion ?

Mr. Zafar Ahmad Qureshi : Sir, I beg to move an amendment in this motion.

Mr. Chairman : Do you want to move an amendmend or a substantive motion ?

Mr. Zafar Ahmad Qureshi : I want to move that the Federal Government should direct that this ban should be lifted.

Mr. Chairman : To lift this ban—that will be a substantive motion. Yes, you can move, but you call it a substantive motion because vote is to be taken on that.

Mr. Zafar Ahmad Qureshi : Sir,......

Mr. Chairman : Please wait, I am just studying the relevant rule.

(Pause)

Well, Sardar Sahib, for moving an amendment two clear days' notice is required. But it is within my discretion to allow you without those two clear days. Do you agree with me ?

Sardar Mohammad Aslam : I fully agree with you.

Mr. Chairman : I exercise this discretion in your favour.

Sardar Mohammad Aslam : Sir, I beg to move an amendment to my motion to make it a substantive motion that it should be read as under :

> "That the situation arising in Hazara district in consequence of imposition of ban on transportation of wheat Atta from the Province of Punjab to Hazara district, causing a lot of hardship and concern to the people of Hazara in getting the minimum requirement of the basic necessity of life; and the Federal Government should direct the Punjab Government to lift the ban immediately."

Mr. Chairman : The motion moved is :

> "That the situation arising in Hazara district in consequence of imposition of ban on transportation of wheat Atta from the Province of Punjab to Hazara district, causing a lot of hardship and concern to the people of Hazara in getting the minimum requirement of the basic necessity of life; and the Federal Government should direct the Punjab Government to lift the ban immediately."

Khawaja Mohammad Safdar : Sir, resolution is always an expression of opinion of the House, and it should be worded like "Senate is of the opinion that Federal Government should direct the Punjab Government to lift the ban immediately." Sir, it is the opinion of the House.

Mr. Chairman : It is for me to put it in concise and proper form. There is no hurry. Why do you (Sardar Mohammad Aslam) feel shy of taking help from some honourable Member ?

The amendment moved is :

"That the situation arising in Hazara district in consequence of imposition of ban on transportation of wheat Atta from Punjab to Hazara district, causing a lot of hardship and concern to the people of Hazara in getting the minimum requirement of the basic necessity of life *i.e.* Atta, be taken into consideration ; and the Senate is of the opinion that Federal Government should direct, Government of the Punjab to lift the ban immediately."

Khawaja Mohammad Safdar : It is not opposed.

Major-General (Retd.) Jamal Dar : I oppose it. It is a controlled item and its allotment to various districts, to various provinces is according to their requirements. If Hazara has got any objection that they have not got enough, they should take it up with the Province. Movement from Province to Province is free. There are no restrictions on it.

Sardar Mohammad Aslam : Point of order, Sir. Movement from Peshawar to Hazara is also not free.

Mr. Chairman : This is no point of order. You reserve this argument for your speech. Let us now discuss the issue before the House. I think, there should not be any more speeches on it.

سردار محمد اسلم : کافی سپیچیں ہوگئی ہیں جناب - ہمیں تو یہ چاہیئے کہ تکلیف دور ہو جائے - میں یہ explanation دے رہا تھا کہ فرنٹیئر کے اندر جو ban ہے ، اس سے ہزارہ affected ہوتا ہے کیوں کہ وہاں district to district ban ہے ، لیکن پشاور to ہزارہ اس لئے ban ہے کہ ہمیں پرمٹ لینا پڑتا ہے کیوں کہ درمیان میں اٹک اور پنڈی ڈسٹرکٹ آتا ہے - پھر مردان سے ہزارہ تک پرمٹ لینا پڑتا ہے کیوں کہ تربیلا ڈیم سے راستے بند ہو گئے ہیں اور ہمیں کیمبل پور کے ذریعہ سے جانا پڑتا ہے اور کوئی ذریعہ نہیں ہے -

جناب چیئرمین : منسٹر صاحب کی بھی سن لیں کیونکہ فیصلہ تو ہاؤس کو کرنا ہے -

Yes, Major-General Jamal Dar.

میجر جنرل (ریٹائرڈ) جمالدار : جناب جیسا کہ انھوں نے کہا کہ پشاور سے ہزارہ کو تکلیف ہے - common sense یہ کہتا ہے کہ :

direct from Lyallpur to Mansehra or Harripur

[Major-General (Retd.) Jamal Dar]

وہاں جائے گا تو پشاور سے کیوں لیا جائے گا ؟ اگر ان کو کوئی مشکل ہے تو

It is up to the Province یہ اس قسم کی distribution کیوں کرے کہ وہ چیز پشاور آئے اور پھر پشاور سے ہزارہ چلی جائے ؟

That difficulty should be taken up with the province and not with us. We cannot go for everything. Distribution and receipt in the district is up to the province.

ان کے لئے تین سو بیگ per day by road بھی دیئے گئے ہیں

In addition to the movement by train.

ہزارہ کے اُن علاقوں کے لوگوں کی سہولت کے لئے جو پنڈی کے نزدیک ہیں ۔ اُن کے لئے یہ ۳۰۰ بوریوں کی اجازت ہے اگر اس میں اور کوئی مشکل ہے تو

it should be taken up with the Province.

جناب چیئرمین : وہ یہ کہتے ہیں کہ مہربانی کر کے ہماری مدد کریں اور پراونشل گورنمنٹ کو کچھ حکم دیں ، ہدایت دیں ، درخواست دیں کہ ہماری مدد کریں ۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) جمالدار : یہ put up کریں کہ اُنھیں کیا تکلیف ہے ۔ پراونس سے کیا تکلیف ہے ؟

سردار محمد اسلم : جناب والا ! اسی لئے میں نے عرض کیا ۔ یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ صوبائی subject ہے ۔ میں عرض کروں کہ حکومت صوبہ سرحد آبادی کے لحاظ سے آٹا نہیں دے رہی ملوں کے حساب سے آٹا دے رہی ہے ۔ اگر کسی ضلع میں ایک فلور مل ہے اور بیس لاکھ اس کی آبادی ہے تو اسے ایک فلور مل کا کوٹہ ملے گا ۔ جو صوبہ سرحد کی فلور ملوں کی انجمن کے صدر ہیں ان صاحب کا بیان ہے ، جو خوش قسمتی سے حاجی صاحب کے رشتہ دار بھی ہیں ، ان کا یہ بیان ہے اور اُنھوں نے خود اپنے بیان میں یہ تسلیم کیا ہے کہ یہاں صرف چھ گھنٹے ملیں چلتی ہیں ۔ پشاور میں دس گھنٹے اور کوہاٹ میں نو گھنٹے ملیں چلتی ہیں ۔ وہاں ہمیں ملوں کے حساب سے دیا جاتا ہے :

It is the biggest district of the province.

ہمیں تو extra آٹا چاہیئے ۔ اُنھوں نے ہمیں تین سو بوری گندم آٹا دے دیا ۔ فائدہ تو ہمیں کچھ نہیں ہوا ۔ ہمیں تو آٹا چاہیئے ۔ ہمیں فالتو آٹا چاہیئے ۔ فالتو آٹا ہمیں دے دیں ۔

Mr. M. Zahurul Haq : With your permission, Sir, I request the honourable Minister that as it is a very anxious demand on behalf of the people of the area of Hazara that restriction on the movement of wheat should be lifted, and all we are doing is that we are making recommendation to the Federal Government, and if the Federal Government respects the views of this House, they will request the Punjab Government to lift the ban. Therefore, I respectfully pray and request him not to oppose the motion unnecessarily, because if it is put to vote, he is not in majority.

Mr. Chairman : What is your reaction to this suggestion ? You can only give an assurance to the House that you will take up this issue with the appropriate authority.

Major-General (Retd.) Jamal Dar : What is their difficulty ?

Mr. Chairman : It is clear that they are undergoing great hardship and inconvience because of the restriction imposed by the Provincial Government. What they want is this that they should be helped in this matter by the Federal Government by issuing directions, orders, suggestions or something like this that they should not be put to trouble, and this restriction by the Punjab Government should be lifted or something should be done, which can help them to receive sufficient quantity of Atta for the purposes of flour mills or whatever may be. Do you understand that ? You can possibly give an assurance to the honourable Members of the House that you will take up this matter with the appropriate authorities to help them in the matter. You understand what their difficulty is ?

Major-General (Retd.) Jamal Dar : I have understood it and can help him.

Mr. Chairman : If you can remove their hardships ?

Sardar Mohammad Aslam : I don't want to press it. I don't want help for myself. Twenty lacs of people want help.

Mr. Chairman : It would land you in no difficulty if you give only one assurance that you will take up this matter with the appropriate authorities with a view to removing their difficulty.

Major-General (Retd.) Jamal Dar : I will do my best to help them.

Mr. Chairman : You say, you will do your level best.

Major-General (Retd.) Jamal Dar : I will do my level best.

Mr. Chairman : You are not going to press for a division.

Sardar Mohammad Aslam : I don't want to press it. Instead of 300 bags we can be given 600 bags daily by road.

Mr. Chairman : What you mean to say is that in view of the assurance given by the Minister that he would try his level best to approach the appropriate authorities and remove your difficulty.........

Sardar Mohammad Aslam : Excuse me Sir, I do not press, but want to explain my point of view.

جناب میں پریس نہیں کرتا کہ اس تحریک پر ڈویژن کرائی جائے - ہمارے وزیر صاحب سیدھے سادے جرنیل ہیں - یہ خود جا کر دیکھ لیں کہ ہماری فلور ملوں میں چری اور باجرہ گندم میں پسوا کر دے رہے ہیں - وہاں اس سے صرف چار آدمیوں کو فائدہ پہنچ رہا ہے - گورنمنٹ کو کوئی فائدہ نہیں اور لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں - وہاں چری اور باجرہ پسا کر دے رہے ہیں اور بلیک کر رہے ہیں - خدا کے لئے اس پر کنٹرول کریں -

خواجہ محمد صفدر : میں ہاؤس کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ حکومت پاکستان نے جوار امریکہ سے درآمد کی ہے جسے انگریزی میں sorghum کہتے ہیں - یہ حکومت کے ایما سے گندم میں سلائی جا رہی ہے - میں ایبٹ آباد گیا اور لوگوں نے مجھے پبلک جلسہ میں لا کر وہ جوار دکھائی جو آٹے میں سلائی جا رہی ہے -

(اس مرحلہ پر سردار محمد اسلم نے ایک پیکیٹ مشمولہ سلاوٹی آٹا راؤ عبدالستار کو دکھایا) -

جناب چیئرمین : یہ آپ کیا لائے ہیں ؟

سردار محمد اسلم : یہ میں نمونہ لایا ہوں - اس میں ۳۰ فیصد چری ہے اور ۲۰ فیصد باجرہ سلا ہوا ہے -

جناب چیئرمین : ہمیں تو percentage کا پتہ نہیں چلتا -

خواجہ محمد صفدر : جناب والا ! یہ حکومت کی پالیسی کے عین مطابق ہے کہ چری گندم میں سلا کر عوام کو کھلائی جائے -

راؤ عبدالستار : یہ حکومت کی کوئی پالیسی نہیں -

خواجہ محمد صفدر : حکومت نے چری اسپورٹ کی ہے - میں یہ ثابت کر سکتا ہوں اور میں یہ بات پوری ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں -

راؤ عبدالستار : یہ سلاوٹ کے لئے اسپورٹ نہیں کی گئی -

خواجہ محمد صفدر : خالی چری تو جانور بھی نہیں کھاتے - یہ امپورٹ کی گئی ہے اور پی - ایل ۴۸۰ کے تحت امپورٹ کی گئی ہے اور حکومت نے یہ خود امپورٹ کی ہے - یہ فلور ملوں کو دی جاتی ہے تاکہ وہ گندم کے ساتھ ملا کر لوگوں کو کھلائیں - دوسری طرف ہمیں یہ بتایا جاتا ہے کہ یہاں ۸۵ لاکھ ٹن گندم پیدا ہوئی ہے اور اب ہمارے پاس فاضل گندم ہے - جہاں تک گندم کا تعلق ہے میں حیران ہوں کہ ایک پورا ضلع چلا رہا ہے - ۲۲ لاکھ افراد چلا رہے اور انہیں ۳۰۰ بوری آٹا روزانہ دیا جا رہا ہے - یہ آونٹ کے منہ میں زیرہ دے رہے ہیں - وہ ۸۵ لاکھ ٹن گندم کہاں گئی ؟

میجر جنرل (ریٹائرڈ) جمالدار : میں نے ۳۰۰ بوری روزانہ نہیں کہا - یہ تو صرف راولپنڈی سے movement allowed ہے -

Khawaja Mohammad Safdar : Why don't you lift all these bans if we are self-sufficient ?

جناب چیئرمین : سردار محمد اسلم صاحب ! وزیر متعلقہ نے آپ کی شکایت کو نوٹ بھی کر لیا ہے اور آپ کو assurance بھی دے دی ہے - اب آپ کا کیا خیال ہے ؟

خواجہ محمد صفدر : جناب کل off day ہونا چاہیئے - اب دس بج رہے ہیں اور اگر اجلاس جاری رہا تو ہمارے پاس تیاری کے لئے کوئی وقت نہیں ہوگا -

We may meet on Monday.

Mr. Chairman : Let me ask the House. We have received three Bills.

خواجہ محمد صفدر : جناب میں اتنا عرض کرونگا کہ اس سال کے خاتمہ میں پانچ ماہ رہ گئے ہیں اور آئین کے تحت سینٹ نے سال میں ۹۰ دن کام کرنا ہے - آج چالیس دن ہوئے ہیں اور ابھی پچاس دن باقی ہیں جن میں اس ایوان نے ضرور کام کرنا ہے - اگر تین بل ہیں تو کوئی بات نہیں اور اگر چھ بل ہوں تب بھی کوئی بات نہیں - اگر steam roll کرنا ہے تو اور بات ہے -

جناب چیئرمین : میں ایوان کی رائے دریافت کر لیتا ہوں -

What is your reaction ?

سردار محمد اسلم : جناب کل چھٹی ہونی چاہئے تاکہ وزراء صاحبان تیاری کر سکیں -

جناب چیئر مین : میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایوان کی کیا رائے ہے ؟

راؤ عبدالستار : اگر ایوان کی رائے ہے کہ اجلاس سوموار کو ہونا چاہئے تو ٹھیک ہے ۔

Mr. Chairman : What is your reaction Mr. Ihsanul Haq ?

Mr. Ihsanul Haq : The Ministers will come prepared and will reply.

Mr. Chairman : The House stands adjourned to meet on Monday at 10.00 a.m.

(The House adjourned till ten of the clock in the morning on Monday, July 29, 1974.)